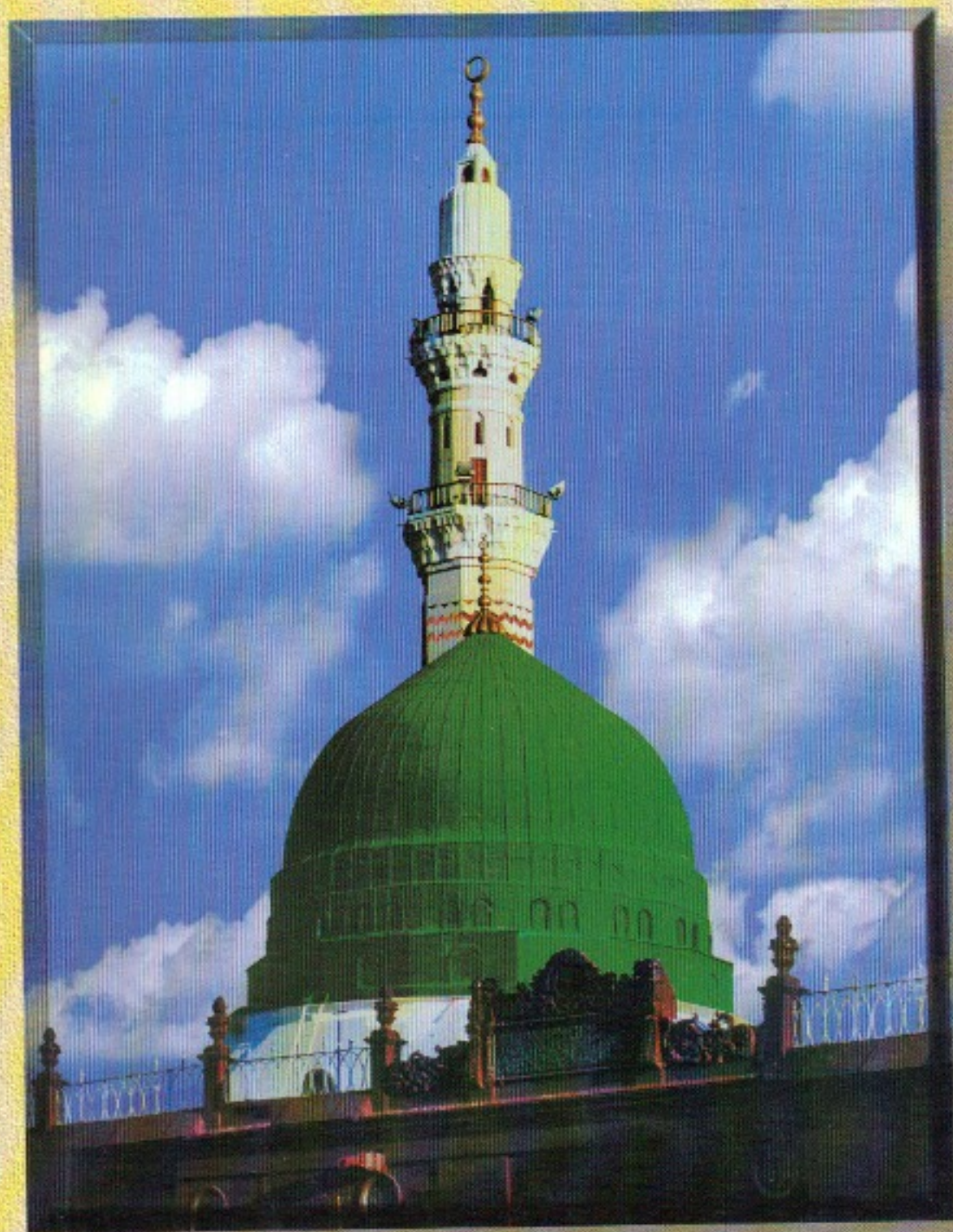


محبّت ہی محبّت



حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

اللہ کی دُلا را اپنے پیارے پر؟

محبت ہی محبت

اور اس محبت کے حریص مومن کا مقام

اللہ کی دُلا ر اپنے پیارے پر

محبت ہی محبت

جو

قبول ہی قبول

اور

سُرور ہی سُرور ہے

جس پر

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی رضامندی، خوشنودی
اور دارین کی فلاح و سعادت اور سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے

اہم عنوانات

- سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے۔
- بشریت
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب بھی ہیں اور محب بھی
- درود شریف اور دوسرے اعمال خیر کا فرق
- کثرتِ درود شریف

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵	سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے۔	۱
۶	کائنات میں پہلی تخلیق	۲
۷	کل کائنات کی وجہ تخلیق	۳
۸	بشریت	۴
۱۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔	۵
۱۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب ہیں محب بھی ہیں۔	۶
۱۲	دو طرفہ محبت۔	۷
۱۳	محبت کی پہلی جہت اور درود شریف۔	۸
۱۵	محبت کی دوسری جہت اور درود شریف۔ (رسالہ کا مقصد اصلی)	۹
۱۸	کثرت درود شریف پر حبیب غلامی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کا دوسرا سبب۔	۱۰
۱۹	ہدیہ کے لحاظ سے درود شریف اور بندوں کے دوسرے اعمال خیر کا فرق۔	۱۱
۲۰	سیلانیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کرنے کی صورت۔	۱۲
۲۲	درود شریف پڑھنے والے کی قابل رشک سعادت۔	۱۳
۲۲	کثرت درود شریف۔	۱۴
۲۵	جمعہ کے دن کثرت درود شریف۔	۱۵
۲۷	کثرت درود شریف سے متعلق علماء کرام کے چند اقوال۔	۱۶
۳۰	کثرت درود شریف سے متعلق چند حکایات	۱۷
۳۵	رسالہ ہذا کا دوسرا اہم مقصد۔	۱۸
۳۶	کثرت درود شریف نورِ قلب کا ذریعہ ہے۔	۱۹
۳۷	محبت والے عمل کے حریف مومن کا مقام۔	۲۰
۳۹	خلاصہ۔	۲۱
۴۰	دعوتِ عمل۔	۲۲
۴۳	رسالہ شفاء العیال اسقام فی الصلۃ والسلام	۲۳
۴۴	نعتیہ کلام۔	۲۴
۴۵	منتخب اشعار	۲۵
۴۷	عزلِ نعتیہ	۲۶
۴۸	نعتیہ اشعار	۲۷
۵۰	بشارت	۲۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ. حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَبِّحًا
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الْعَالَمَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ
الْمَوْجُودَاتِ الَّذِي قَالَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا تُخَفِّرْ عَلَيَّ إِلَهِي وَأَصْحَابِي
وَأَتَّبِعْهُ إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ

سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے

اگر محبت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور اب بھی جو کچھ ہے، اس کی اصل محبت ہی ہے۔ کیونکہ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ ساری مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ الیہ امتعا اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی اور وہ اب بھی ایسا ہی وحدہ لا شریک لہ ہے۔ البتہ اس کی صفات اور کمالات ہیں جو کہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق ذات پاک سے الگ نہیں ہیں اور نہ ہی عین ذات ہیں۔ ان کمالات اور خوبیوں میں ایک خوبی حُسن کی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے ”إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ“ اور خوبی کا تقاضا ہوتا ہے کہ اس کا ظہور ہوا اور خوبی والے کی یہ چاہت ہوتی ہے کہ وہ خوبی ظاہر ہو۔ چنانچہ ایک اعلیٰ درجہ کا خوشنویس اپنے اندر خطاطی کی جو خوبی رکھتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ کہیں کچھ لکھ کر اپنی اس خوبی کو ظاہر کرے جب اپنا لکھا دیکھتا ہے، خوش ہوتا ہے۔ اس دیکھنے کے لئے کوئی آئینہ یا اپنی خوبی کا مظہر بنانا ہے وہ ظہر اس کی ذات میں کسی درجہ میں شریک نہیں ہوتا بلکہ اس مظہر یا آئینہ کا وجود و ظہور اسی صاحب خوبی کا ایک کمال ہوتا ہے جس کی اپنے طور پر مستقل کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں اللہ پاک کے عطا کردہ نور فراست سے حضرات عارفین حدیث ”إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ“ سے محبت کا ظہور ثبات کرتے ہیں کہ ذات پاک بل شانہ جود جود حسن و جمال اور جامع کمالات ہے اُس کو اس کی چاہت ہوئی کہ اس کی صفات کمال و جمال اور اسرار جلالہ و جمالیہ کا ظہور ہو۔ ظہور کے لئے مظاہر بنائے۔ صفات و اسرار کا ظہور افعال سے متعلق ہے اس کے لئے مخلوق پیدا

فرمائی کہ اُس سے مختلف افعال صادر ہوں گے۔ یہی ذات و صفات کی معرفت کا ذریعہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے جو کمالات کا مخفی خزانہ ہے اس کی تفصیلی معرفت حاصل کرنے کے لئے اُس نے مخلوق کو پیدا فرمایا حاصل یہ کہ ساری کائنات کا وجود اللہ پاک کی چاہت سے ہوا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا فرمایا۔

کائنات میں پہلی تخلیق (نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم)

عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (دنیا میں) مٹی کر نور الہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے، پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھا اور نہ قرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اُس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ آگے طویل حدیث ہے۔

ف۔ اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا با ولایت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا ذکر آیا ہے اُن اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں مخصوص ہے (نشر الطیب ص ۵)

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور وہ ان کے جد امجد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

ف۔ اس عدد میں کمی کی نفی ہے زیادتی کی نہیں۔ (نشر الطیب ص ۶)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ فرماتے ہیں:-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبوت کے احکام حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے سے جاری ہو چکے تھے اور آپ اسی وقت سے نبی تھے، بخلاف دوسرے انبیاء کے کہ ان کے لئے احکام نبوت کا اجراء ان کی بعثت کے بعد ہوا ہے۔ جیسا کہ مولانا جامی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا کہ حضور طیبہ السلام

نشأ عنصرہ سے بھی پہلے سے نبی ہو چکے تھے۔ (العرف الشذی ص ۱۵۵ ابواب المناقب)
 حدیث ترمذی آؤل مَا خَلَقَ اللّٰهُ اَنْفَكَمَ پھر حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بعض روایات میں اَقْلٰنُ
 الْمَخْلُوٰاتِ نُورٌ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی وارد ہے جس کو علامہ محدث قسطلانی شاکر بخاری
 نے المواہب اللدنیہ میں بطریق حاکم روایت کیا ہے اور ترجیح حدیث ترمذی مذکور پر حدیث نور ہی کو ہے
 (العرف الشذی ص ۱۵۴)

حضرت رحمہ اللہ نے اپنے قصیدہ مدویش عالم کو اس شعر سے شروع کیا ہے ۔
 تَعَالٰی الَّذِیْ كَانَ وَکُمْ یَکُ مَاسِوٰی
 وَاَوَّلَ مَا جَعَلَ الْغُبَاةَ بِمُصْطَفٰی
 (وہ بہت ہی عظیم اور برتر ذات ہے جو ازل سے ہے کہ اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا اور اس نے
 سب سے پہلے عالم نابود کو سرورِ عالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نور و روشن
 فرمایا ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری)

کُل کائنات کی وجہ تخلیق (حبیب اصلی علیہ السلام)

حضرت علامہ نور شاہ کشمیری قدس سرہ فرماتے ہیں:-
 چونکہ مشہور عام حدیث ”کُوْلًا لَّہٗ کَمَا خَلَقْتُ الْاَوَّلَ لَہٗ“ ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے
 اس لئے دوسری روایات صحیح کی وجہ سے اس کا مضمون درست قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرت مجدد قدس سرہ
 نے بھی ص ۱۱۱ مکتوب ۴۴ میں ”کُوْلًا لَّہٗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَکَمَا اَظْہَرَ اللّٰہُ نُبُوْیَہٗ“ والی روایت
 درج فرمائی ہے اور اس کے حاشیہ میں دوسری درج ذیل روایات بھی نقل ہوئی ہیں:- ”کُوْلًا لَّہٗ کَمَا
 خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَکُوْلًا لَّہٗ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ“ (مسند الفردوس دیلی) ”کُوْلًا لَّہٗ کَمَا خَلَقْتُ الْخَلْقَ
 لَآدَمَ وَکَمَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَکَرَاۤءِضًا (المواہب) ”کُوْلًا مَّحَمَّدٌ لَّہٗ مَا خَلَقْتُکَ (حاکم) ”خَلَقُوْا لَہٗ
 مَا خَلَقْتُ اَدَمَ وَکَرَاۤءِ الْجَنَّةَ وَکَرَاۤءِ النَّارَ (حاکم۔ واقرا سکی)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی ”نشر الطیب“ میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام کا نام عرش پر آسمان و زمین
 وغیرہ کی تخلیق سے ۲۰ لاکھ سال قبل لکھا ہوا تھا۔ اور آپ نے ہی سب سے پہلے اَکَسْتُ بِرَبِّکُمْ کا جواب
 دیا تھا۔ اور خلقِ عالم سے مقصود بھی آپ ہی تھے حضرت مجدد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ کو اپنی
 ربوبیت کا اظہار مقصود ہوا اس لئے حضور علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ (ملفوظات محدث کشمیری ص ۱۱۱)

حضرات ائمہ اسلام کو فلاک کما عکفت الہ فلاک کا مضمون قرآن پاک سے بھی ثابت کرتے ہیں۔

الہی کس سے بیاں ہو سکے شت اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بتاتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زہن ہار
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو بشری خصائص سے نوازا کہ علم خیر غیبی
اور جملہ کمالات اور محاسن کا جامع بنایا۔ خدائی مخصوص صفات اُلوہیت، ربوبیت، ہدایت، یکتائی
اور کبریائی کے علاوہ جو صفات کمال کسی بشر کو عطا کی جاسکتیں، اُن سب کو جبرائیل علیہ السلام و ولایت
رکھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات اور حسن کا پورا مظہر بنا کر اپنا حبیب بنالیا۔ حجۃ الاسلام بانی
دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

جہاں کے سائے کمالات آگ تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

بحضرت رائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال
بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عمار

تو آئینہ ہے کمالات کبریا کی کا

وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تمام مخلوق کو اپنے اسماء و
صفات کی معرفت عطا فرمائی۔

بشریت | اوپر جو بشری خصائص کا ذکر آیا اس کے متعلق یہ ملحوظ رہے کہ بشریت میں انسانوں
کے ساتھ مماثلت جنسی ہے کہ آپ ملائکہ وغیرہ میں سے نہیں، بشر ہیں لیکن یہ

بشری خصائص عام انسانوں کی طرح سے نہیں بلکہ یہ ایسی خصوصیات ہیں کہ ان میں انسانوں میں
سے کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔ انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل شانہ کی طرف سے وحی آتی تھی
افضل الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے خادم تھے، قاتل قوسین آپ کا مقام تھا۔ آپ
مجتبیٰ تھے، مصطفیٰ تھے، حبیب خدا تھے، محبوب خدا تھے۔ وغیرہ افضال کے حامل تھے۔ اور جسمانی
لحاظ سے بھی عام انسانوں کی طرح سے نہ تھے، جیسا کہ کہا گیا ہے۔

لَا تَسْأَلُهُمْ كَيْسُ وَكَيْسٌ كَمَا لَيْسَ
بَلْ هُوَ يَا قُوتُ وَالْقَاسُ كَمَا لَيْسَ

بزرگوں نے لکھا ہے کہ جنسی مماثلت کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے برابر کا سمجھنا کفر ہے۔ چنانچہ روح مبارک میں متعلق تو اوپر گزر چکا، جسم مبارک کے لحاظ سے بھی آپ کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی گئی، آپ کی آنکھ مبارک کا یہ حال تھا کہ جیسا سامنے کی چیزیں دیکھتی تھی، ایسے ہی پشت کی طرف سے بھی دیکھتی تھی۔ جیسے اُجالے میں دیکھتی تھی ایسے ہی اندھیرے میں دیکھتی تھی، جیسے نزدیک سے دیکھتی تھی اسی طرح دور سے بھی دیکھتی تھی۔ اور پسینہ مبارک تمام عطروں سے زیادہ عطر تھا۔ اور جس راہ سے گزر جاتے تھے وہ راستہ دلربا خوشبو کی وجہ سے پہچانا جاتا کہ یہاں سے آپ گزرے ہیں۔ آپ کی پتیلی مبارک ریشم کی طرح ملائم تھی۔ جس سے مصافحہ فرماتے تھے، اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی تھی۔ آپ کا رعب ایک ماہ کی مسافت تک پہنچتا تھا۔ آپ کی زیارت کرنے والا اول و ولہیں بہت میں آجنا تھا اور عہد مانوس ہو کر ایسا گرویدہ ہوتا کہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ آپ اس کو محبوب ہو جاتے تھے۔ اور بعض خصوصی صحابہ رضی اللہ عنہم کو باوجود شوق کے کبھی آنکھ کھیر کر زیارت کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اسی طرح آپ خلق اور مخلوق میں ساری مخلوقات میں ممتاز تھے۔ حتیٰ کہ آپ کا بول و بلاز باعفاق علما پر پاک تھا۔ جس جگہ آپ فرغت حاصل کرتے زمین اس کو نگل لیتی اور وہاں سے خوشبو آتی تھی۔ غرض ہر ربات میں عام انسانوں سے امتیاز ہے۔ صرف بشریت میں جنسی اشتراک ہے۔ اور یہی اشتراک فضیلت کا باعث ہے کہ بشر ہونے کے باوجود مافوق البشر خصوصیات رکھتے ہیں اسی طرح بشری جسم مبارک کے باوجود مجسمہ نور تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا (جیسا کہ امام ربانی حضرت گنگوہی قدس سرہ کا بھی قول ہے) عیدیت اور نبوت کے انعامات اور معجزات تو بے شمار ہیں جن کا کچھ ظہور دنیا میں ہوا، کچھ برزخ میں ہو رہا ہے اور جو یوم حشر میں شفاعت کبریٰ اور مقام محمود کی صورت میں نمایاں ہوگا۔ اس سے تمام انبیاء مستفید ہوں گے اور اولین و آخرین کو آپ کے اس اعزاز پر رشک ہوگا (تفصیل نشر الطیب وغیرہ میں موجود ہے) اور بعض چیزیں اس رسالہ کی مناسبت سے آگے آ رہی ہیں۔

اس زمانہ میں بھی بعض اوقات جن مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مبارک کبھی جلوہ افروز ہوتی ہے اور خواب یا مکاشفہ میں کوئی زیارت کرتا ہے تو اس جگہ سے حسی طور پر خوشبو اور انوار عام لوگ بھی محسوس کرتے ہیں۔

لیکن بعض عظیم مصالح کی بنا پر کچھ بشری حواریات کو باقی رکھا گیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو انسانوں کے لئے اسوہ بنانا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہو گیا تو انہوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا اے پروردگار! میں آپ سے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا حالانکہ منور میں نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا عرض کیا کہ اے رب میں نے اس طرح سے پہچانا کہ جب آپ مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی (دشرف دی ہوئی) روح میرے اندر پھونکی تو میں نے سر جو اٹھایا تو عرش کے پایوں پر گر لکھا ہوا دیکھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ سو میں نے معلوم کر لیا کہ آپ اپنے ہاتھ پاؤں کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہو گا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہو گا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم سچے ہو، واقع میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطے سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی۔ اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا (روایت کیا اس کو یہ بھی نے دلائل میں عبد الرحمن بن زید بن سلم کی روایت سے اور کہا کہ اس کے ساتھ عبد الرحمن متفرد ہیں۔ اور روایت کیا اس کو حاکم نے اور اس کی تصحیح کی اور طبرانی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہاری اولاد میں سب انبیاء سے آخری نبی ہیں۔ (نشر الطیب منہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مومنین پر اس کا احسان جتلا یا تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا آپ کو مقام مہراج اور قرب خاص عطا فرمایا۔ بہت سی غیب کی باتوں پر آپ کو مطلع فرمایا۔ تمام اولاد آدم کا آپ کو سردار بنایا۔ ایک ابدی معجزہ قرآن عطا فرمایا۔ آپ کی غلیت شرافت کی وجہ سے آپ کا نام لے کر خطاب نہیں کیا۔ مومنین کو بھی آپ کا نام لے کر خطاب کرنے سے منع فرمایا۔ آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ اور قیامت میں ساقی کوثر، شافعِ محشر بنا کر مقام محمود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اپنی دائمی محبت و شفقت سے سرفراز فرمایا۔ مومنین کو بھی آپ سے محبت رکھنے، آپ کی اتباع کرنے اور ہر امر میں توقیر و احترام کے ساتھ پیش آنے کا امر فرمایا۔ اور اس میں ذرا سی کمی کو توبہ یا شہید و عیدین سنا میں جتنی کہ آپ کے افعال و عبادات کو عبادت قرار دیا۔ اور ان کی نقل کرنے والوں کے لئے اپنی

محبوبیت کی بشارت قرآن پاک میں سادہ اور آپ کے خلق عظیم کا اعلان فرما دیا جس کی کماحقہ تشریح سے عقلی انسانی اور قلم عاجز ہیں (کیونکہ یہ کلام الہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی لامحدود صفت ہے۔ تفصیل سیرت کی کتابوں میں ملاحظہ ہوا) اردو دان حضرات کے لئے ”رحمت کائنات“ تالیف حضرت مولانا قاضی زاہد الحسنی مدظلہ کا مطالعہ مفید ہے۔

ایک حدیث پاک میں ایک موقع کی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں اللہ کا حبیب ہوں“ اور علماء کے نزدیک حبیب اللہ کا لفظ محبت کے تمام پہلوؤں کو جامع ہے مندرجہ بالا حقائق کے نتائج سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق میں اولیت کا اور آپ کا مقصود تخلیق ہونا اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہونا ثابت ہوا۔

پس آپ فضائل باطنی و ظاہری میں کمال کے	فَهُوَ الَّذِي تَمَعَّنَا وَصَوَّرَنَا
درجہ میں پہنچے ہوئے ہیں پھر خداوند شانہ نے	ثُمَّ اصْطَفَا أَحَبَّ بَارئِنَا إِلَيْهِ
جو خالق کائنات ہے آپ کو اپنا حبیب بنالیا	مَنْزَلَهُ عَنْ شَرِّكَ فِي تَحَااسِنِهِ
آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی خوبیوں میں اور	فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ عَيْنُ مَنَافَسِهِمْ
کوئی آپ کا شریک ہو۔ پس جو حسن جو آپ میں	
پایا جاتا ہے وہ غیر منقسم اور غیر مشترک ہے	
بلکہ مخصوص آپ ہی کے ساتھ ہے (عطر لورہ)	

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب میں ویسے ہی محب بھی ہیں

محبت کی دوسری جہت یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے محبت

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق و مخلص جل شانہ سے عشق و محبت میں بھی یکتا ہیں اور مخلوق میں آپ کا کوئی ہمسرہ نہیں۔ چنانچہ مومنین کے تعلق اللہ پاک کا ارشاد ہے۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قری محبت ہے یعنی ہر مومن میں اللہ تعالیٰ کا عشق ہے۔ گویا ایمان کے لئے محبت لازم ہے۔ اور تمام مومنین کا نورِ ایمانی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک کے آفتاب کی ایک شعاع ہے۔ چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ظہری میں سورہ احزاب کی آیت ۱۷ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

”جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قلب سے منور ہوتے ہیں۔
اور تفسیر عثمانی میں مذکور ہے کہ مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک شعاع ہے اس نورِ اعظم کی جو آفتابِ نبوت سے پھیلتا ہے۔

اور گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ مبارک بعثت سے لاکھوں سال قبل تنہا اللہ تعالیٰ کے سامنے رہا۔ اس لئے آپ کو ساری مخلوق سے زیادہ معرفت حاصل ہوئی چنانچہ روحِ مبارک نے سب سے پہلے ”اَلْهَمْتُ بِرَبِّكَ“ کا جواب دیا۔ اور بقدر معرفتِ عبدیت، نشیئت اور محبت میں بھی آپ کو سب سے بڑا درجہ حاصل ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ایک موقع پر اپنا جمیل اللہ ہونے کا اظہار فرمایا اسی طرح ایک موقع کی مناسبت سے اپنا عرف الناس ہونے کا اظہار فرمایا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ اپنے مالک و خالق کے عشق میں سب سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۷

دو طرفہ محبت

خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب

خدا ہے آپ کا عاشق، تم اس کے عاشق زار

خدا ترا، تو جہاں کا ہے واجب الطاعت

جہاں کو تجھ سے، تجھ اپنے حق سے، سر و کار

(از قصیدہ بہارِ بہار)

اور حضرت نانوتوی کے مرشد شیخ العرب العجمی الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں ۷

خدا عاشق تمہارا اور تم محبوب تم اس کے ہے ایسا کہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

محمد از تو میخواست، ہم خدا را
خدا یا از تو حُسنِ مُصطفیٰ را

محبت کی پہلی جہت اور درود شریف

اللہ تعالیٰ کو جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اس کے اظہار میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ عَدَاكَ يَبْغِضُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

اس آیت شریفہ میں مومنین کو درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر خود درود بھیجنے کا ذکر فرمایا جس کے تعلق مفسرین لکھتے ہیں کہ:-

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتے ہیں اور آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے اور اپنا مقرب بنایا ہے۔ یہ تعریف کرنا اللہ جل شانہ کی رضا، اعانت، توفیق اور آپ کے ہر عمل کے درست و صواب ہونے کی دلیل ہے۔

بعض علمائے لکھا ہے کہ صلوٰۃ علی النبی کا مطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و تعظیم و رحمت و عطا و عفو کے ساتھ ہے۔ اللہ جل شانہ آپ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی شان و اعزاز و الاء کرتے ہیں۔ جس کو زبانِ عشق میں کہا گیا ہے ”اللہ کی دلار اپنے پیارے پر“ بعض علمائے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں پر ظاہر کیا ہے کہ ان کے نزدیک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا رتبہ ہے اور کیا شان ہے کہ اللہ جل شانہ اور ملائکہ مقربین ملا علی ہیں آپ کی شان کرتے ہیں، پھر ملا سفلی میں اسی درود کا حکم فرمادیا تاکہ عالم علوی سے عالم سفلی تک ہر جگہ آپ کی تعریف اور شان و گنج اٹھے اور زمین و آسمان کے زریں ساری فضا مجموعیت اور رفعت شان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے معطر اور منور ہو جائے۔

بعض علمائے فرماتے ہیں کہ درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اس شاندار تہذیب کا مقصد یہ ہے کہ مومنین یہ جان لیں کہ کائنات کی ہر چیز تو اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تعریف بیان کرتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ وَلَنْ يَرْضَىٰ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بِحَسْنٍ مُحَمَّدٌ ۖ دُرِّ اسرار، لیکن اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و شان کرتا اور رحمت خاصہ مسلسل بھیجتا ہے اور فرشتے بھی ہر وقت اس کی دھجائیں

مشغول رہتے ہیں۔ اہل محبت اس کو اللہ تعالیٰ کا اپنا وظیفہ کہتے ہیں۔ اسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ اور آپ کی محبوبیت عند اللہ ظاہر ہوتی ہے ۛ

کس کی طاقت ہے کہ مدحت میں زباں کھول سکے

جب خدا آپ ہو قرآن میں شانِ خراں اُن کا

حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں

خدا کے طالب دیدار حضرت مولیٰ تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار

کہاں بلند ہی طور اور کہاں ترقی مروج کہیں ہوئے ہیں زمیں آسمان بھی ہموار

جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا وہ دلربائے زلیخا تو شاہد مشار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز مشار

علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے

اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کر کر عطا فرمایا تھا

اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں بخلاف

حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا ہے

عقل دور اندیش میلان نہ کر شریفی جنیں بیج دیں پروردید و بیج پیغمبریافت

ۛ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَّالُہٗ بِہَذَا اَبَدًا لِّلْعَالَمِیْنَ کَمَآلُہٗ

(ماخوذ از فضائلِ رسول شریف مغیوم)

اس آیت شریفہ میں مومنین کو جو درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اس کے عظیم فضائل کی احادیث

تو عام طور سے بہت مشہور ہیں، اُن میں سے کچھ ہم محبت کی دوسری جہت کے لحاظ سے زود شریف

کی اہمیت میں بیان کریں گے۔

يَا مَرْحُومًا وَسَلِّمْ عَلَیْہِمْ اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَيْرُ الْخَلْقِ كُلِّہِم

محبت کی دوسری جہت اور درود شریف

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف کی تاکیدیں اور فضائل بیان فرمائے ہیں اور اس پر بشارتیں اور خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور کمی پر ناراضگی اور وعیدیں سنائی ہیں۔ اس سب کی وجہ بھی محبت کی دوسری جہت ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت۔ اور یہی مضمون اس رسالہ کا مقصد اصلی ہے۔

درود شریف پڑھنے پر چند بشارتیں | حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی بشارت شریف لائے چہرہ انور پر بشارت کے اثرات تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشارت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سیئات اس کو مٹائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کر دیں گے۔

ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا۔ اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔

ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی حضور نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبریل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کر دیں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے جبریل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبریل نے کہا اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ

جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے **وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ كِي دُعا کرے۔** (کنانی الترغیب)
 اسی طرح اور بھی فضائل اور بشارتیں احادیث میں آئی ہیں۔ مثلاً ایک مرتبہ درود پڑھنے سے
 پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس دیبے بلند ہوتے ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں تاہم
 اعمال میں مزید دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے
 فرشتے درود شریف پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام لے کر درود کو بطور ہدیہ حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور آپ اس درود پڑھنے والے کے لئے دعا و استغفار فرماتے
 ہیں اور یہ درود اپنے پڑھنے والے کے لئے اس کے مرنے سے پہلے ہی اس کی قبر میں راحت کا سامان
 بنتا ہے۔

اسی طرح درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں بھی بڑی سخت ہیں۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ان
 وعیدوں کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر ارادہ ہوا
 ہے، مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور شقاوت
 کے حاصل ہونے کی خبر ہے۔ نیز جنت کا راستہ بھول جانے اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ
 وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ شخص سب سے بڑا بخیل ہے وغیرہ وغیرہ۔

درود و سلام کے بے شمار فضائل صحیح احادیث میں وارد ہیں۔ اس رسالہ کا موضوع صرف
 فضائل کا بیان نہیں، بلکہ درود شریف کو محبت کی سب سے اہم کڑی اور وسیلہ ہونے کو بیان کرنا
 ہے۔ فضائل کے لئے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا رسالہ فضائل درود شریف کو بہت قبول عام
 ہے۔ اور دیگر عربی اردو میں علماء اہل امت کے رسائل بے شمار ہیں۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مذکورہ بشارتوں پر خوشی اور درود شریف میں
 مستی کرنے والے اقیوں پر ناز و غلی کا سبب اللہ تعالیٰ کا عشق ہے کہ محبوب سے جو چیز بھی تعلق ہو
 عاشق کو اس سے محبت ہوتی ہے۔ اللہ پاک کی مخلوق جس کو خیال اللہ کہا گیا ہے، اس کی بہتری اور
 نفع اور ہدایت خود اللہ پاک کو بھی محبوب ہے۔ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محبوب ہے۔ چنانچہ
 ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ
 عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
 بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

اے لوگو! تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر شریف لائے
 ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں۔ جن کو تمہاری محنت
 کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت
 کے نہایت خواہشمند ہے۔ (یہ حالت توبہ

کے ساتھ ہے بالخصوص ایمانداروں کے ساتھ بڑے
ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

اور ارشاد ہے :-

فَلَمَّا كَلَبَ بَايِعُ نَفْسِكَ عَلَىٰ أَثَرِهِمْ
لَنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِذِهِ الْحَدِيثِ أَتَقْنًا
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور خوبیوں کا جائزہ لیا تو ان میں ذکر فرمایا
خصوصاً قرآن کی آخری سورتوں میں تو زیادہ تر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور اپنے خصوصی
انعامات اور محبت اور شان کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورۃ "الہنحی" میں ارشاد ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔
یعنی ابھی تو تیرا رب تجھ کو دینا و آخرت میں

استعداد دے گا اور نعمتیں عطا فرمائے گا کہ تو بڑی

طرح مطمئن اور راضی ہو جائے۔

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، راضی نہیں ہو گا جب تک
اس کی امت کا ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عارف باللہ حضرت مولانا سید پریم علی شاہ صاحب گزٹہ شریف قدس سرہ فرماتے ہیں :-

يُعْطِيكَ رَبُّكَ دَا س تَسَا
فَتَرْضَىٰ مَعِي بَوْرَىٰ اَسَل اَسَا

لج پال کر لسی پاس اس اس
وَأَشْفَعُ تُشْفَعُ مَعِيحِ طَرَمِيَا

امت پر شفقت کی قرآن و حدیث میں بہت سی روایات ہیں۔ مثلاً ساری ساری رات
جاگ کر امت کی معافی اور منظور ی لینا حتیٰ کہ حقوق العباد تک کی معافی کی صورت منوالینا وغیرہ
یہ سب امت کے نفع کی حرص و عشق الہی کا ایک اثر ہے۔ کیونکہ اللہ کی سچی محبت کے ساتھ دوسری کوئی
محبت جمع نہیں ہو سکتی۔ البتہ غیر اللہ کی محبت مستقل نہیں تابع ہی ہو سکتی ہے۔ لہذا جس عمل میں مخلوق کا
بھید فائدہ ہو، اللہ کی بھید رحمت اور غرض خودی ہو تو اللہ کی محبت کی وجہ سے اس کی تاکید فرمانا ضرور
ہوا۔ اور وہ عمل درود شریف ہے۔

يَا مَنِّي صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ اَبَدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

کثرتِ درود شریف پر حبیب اللہ علیہ السلام کی صاف و خوشنودی اور معاونت کا دوسرا سبب
اپنے لئے محبوب کی رضا اور قرب میں زیادتی کا تقاضا

یہ ایک لطیف نکتہ ہے جو مرتب رسالہ پر ایک انعام باری تعالیٰ ہے (وللہ الحمد والآخر) کہ درود شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تاکیدی ارشادات اور انتہائی رضامندی و خوشنودی کے اظہار کی وجہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کریم سے عشق و محبت ہی ہے کیونکہ عشق و محبت کا تقاضہ زیادہ سے زیادہ رضا اور قرب کی زیادتی ہے۔ اور محبوب حقیقی کی رضا اور قرب و رحمت اس کی لامحدود صفات ہیں۔ اس لئے معنی بھی حاصل ہو جائے، مزید کی طلب ہوتی ہے اور اس طلب میں جو بھی کوئی امتی اپنے عظمیٰ علیہ السلام کے احسانمندی کے اظہار میں اور محبت کے تقاضے میں آپ کے لئے اور آپ کی آل و اولاد کے لئے اس قرب و رضامندی اور رحمت خاصہ (جو کہ درود شریف کا حاصل ہے) کی دعا کرتا ہے تو مخلوق عظیم کے تقاضہ کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم درود پڑھنے والے سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کے لئے دعا و استغفار فرماتے ہیں۔

اور ہماری دعا (یعنی درود) اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے احتیاج کی وجہ سے نہیں کیونکہ اللہ کریم تو خود ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل رحمتیں بھیج ہی رہا ہے لیکن اس کی رحمتوں کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور محبت ہے کہ اس استجاب و درخواست پر یعنی درود پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں گویا ہم نے بھیجی ہیں۔ یہ ایسا ہے کہ جب کوئی حقیر مسکین اپنے کسی محسن اور سخی کی تعریف کرتا ہے، اس کو دعا دیتا ہے۔ تو اگرچہ اس حقیر فقیر کی تعریف اور دعا کی کوئی حیثیت نہ ہو، پھر بھی وہ محسن یہ دعائیں سن کر خوش ہوتا ہے۔ اور یہاں تو چونکہ یہ درود مستجاب ہے اس سے اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات مزید بلند کرتے ہیں، مزید رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ اور محبت کی وجہ سے کرم بالا کے کرم بیکراں کو بندوں کی طرف منسوب فرما دیتے ہیں۔ گویا ہم نے ہدیہ پیش کیا ہے۔ اس لئے درود بھیجنے والے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا ظاہر ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں :-

”اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان

پران کے لائق رحمت اترتی ہے۔ اور ایک دفعہ مانگنے سے دس جہتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر۔
اب جس کا جتنا جی چاہے، اتنا حاصل کر لے۔ (فضائل درود شریف)
غرض درود شریف ہر طرح سے اللہ جل شانہ کی محبت ہی محبت ہے۔

يَا مَرْحُومًا صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَسْمَائِنا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

ہدیہ کے لحاظ سے درود شریف اور بندوں کے دوسرے اعمال خیر کا فرق

امت کو سارا دین چونکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ملا ہے اس لئے امتیوں کے جانی و مالی نیک اعمال کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے۔ بغیر اس کے کہ عامل کے ثواب میں کمی آئے لیکن خصوصی طور پر کوئی عمل مثلاً کلمہ طیبہ، تلاوت، جہاد یا مالی عبادات کا ثواب نیت کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کیا جائے تو یہ بات بہت عمدہ اور پرشمار اور صلحی ارامت کا معمول ہے لیکن ہسم گناہوں سے آلودہ اور مجموعہ رذائل ہیں۔ ہمارے ناقص اعمال میں نفس کی آمیزش ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور عدل کے تحت رد اور قبول کے درمیان ہوتے ہیں جس عمل کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے اس کا ثواب ملتا ہے ورنہ تو ہمارے بہت سے نیک اعمال قابل سزا ہوتے ہیں۔ بلکہ مشائخ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ بندہ گناہ کر کے حلیم خداوندی کا اتنا محتاج نہیں جتنا نیک اعمال کر کے اللہ تعالیٰ کے حلیم کا محتاج ہے۔ کیونکہ جب کسی شریف انسان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اس کو نہ امت اور شرمندگی خود ہوتی ہے اور وہ خاص طور سے تو یہ بھی کرتا ہے لیکن نیک اعمال میں بسا اوقات ریا، تکبر، عجب، خود پسندی وغیرہ رذائل شامل ہو جاتے ہیں اور ان مخفی خرابیوں کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اور درود شریف میں تو اپنے عمل کے عجز کا اظہار ہے کہ تم اس پاک بارگاہ کے لائق درود بھیج ہی نہیں سکتے بلکہ اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے بھی ہدیہ اپنے محبوب پر درود بھیجے۔ یہ درخواست کرنا اللہ پاک کو بہت پسند ہے۔ بلکہ اس درخواست کا بندوں کو حکم دیا ہے جیسا کہ درود شریف کے فضائل سے ظاہر ہے۔ اور یہ درود شریف اپنے مطالب کے لحاظ سے بندوں پر دائمی فرض کیا گیا ہے۔ وہ مطالب ایمان کے لئے لازمی ہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر علماء فرماتے ہیں کہ درود شریف ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے۔

أَدْوِ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
فَقَبُولُهَا حَقٌّ مُدْرِكٌ وَفِي تَرْكِهَا
بِالْإِثْمِ وَالْعِقَابِ هِيَ -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشہ ہی درود پڑھنے
کا حکم و قبولیت کی مقبولیت شک و شبہ
بالاتر اور یقینی ہے۔

أَعْمَالُكَ تَبَيَّنَ الْقَبُولُ وَسَدِّهَا
إِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

ہمارے دوسرے اعمال تو رد و قبول کے
درمیان دائر ہیں۔ کچھ قبول بھی ہوتے ہیں
کچھ رد بھی ہو جاتے ہیں، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم پر درود کہ یہ ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے۔

يَا مَهَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ خَيْرًا أَبَدًا
عَلَى خَلْقِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کرنے کی صورت

ہمارے درخواست کرنا اللہ جل شانہ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ
اوپر ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔
علامہ سخاوی رحمہ اللہ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں:-

دَفَائِدُهُمْ، أَيْ مَصْلَفَاتُهُمْ تَرْكُمَا فِي حَقِّهِ كِتَابٌ فِي كِتَابِهِمْ كَمَا هُوَ كَرَّيْهِ كَمَا جَاءَ لَكَ اسْمُ كِتَابِهِمْ
ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** جل شانہ
سے اُکٹا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے۔ یعنی نماز میں ہم **اُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ** کی جگہ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ**
پڑھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں۔ اور ہم
سراپا عیوب و نقائص ہیں۔ پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا شنا کرے جو پاک
ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے تاکہ رتبہ
طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوٰۃ ہو۔

ایسے ہی علامہ نیشاپوری سے بھی نقل ہے کہ ان کی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ وہی کو
نماز میں صلی علی محمد نہ پڑھنا چاہیے۔ اس واسطے کہ بندہ کامرتبہ اس سے قاصر ہے اس لئے
اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجے۔ تو اس صورت میں رحمت بھیجنے
والا تو حقیقت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دُعا کے ہے۔
ابن ابی جملہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا

حکم فرمایا۔ اور ہمارا درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی زیادہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زہر کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرتے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔

حافظ عز الدین بن عبد السلام کہتے ہیں کہ ہمارا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہیں محسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے ہمارا عجز و انکسار دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔

ف۔ درود شریف جو سورۃ مؤمنین کی بدیہ کا نثا اظہارِ محبت ہے نہ کہ ضرورت کی بنا پر کسی کی خدمت کرنا۔ جو درود شریف مرفوع حدیثوں میں آئے ہیں ان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درود

طرف سے بھی ایک بدیہ اور تحفہ ہے۔

کے ساتھ اکل کا ذکر ہے یا ازواجِ مطہرات اور ذریت کا ذکر ہے۔ خلفائہ راشدین کا ذکر نہیں ہے حالانکہ بالاتفاق حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما امت میں سب افضل ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے احقر سے یہ سوال کیا کہ ان کے نام کیوں نہیں آئے؟ بندہ نے جواب عرض کیا جسے حضرت نے پسند فرمایا۔ وہ جواب یہ ہے کہ درود شریف کی حیثیت بطور بدیہ کے ہے جس کے لئے ذاتی تعلق والوں کو مقدم کیا جاتا ہے جیسا کہ آپ جب ممٹائی اور کپڑے میں سے کوئی چیز تقسیم کرتے ہیں تو ہم حاضر باش غلام کو مقدم کرتے ہیں۔ اور کوئی عہدہ یا خدمت سپرد کرتے ہیں مثلاً خلافت تواریث کا لحاظ فرماتے ہیں۔ ہم نے ایسے آدمی کو بھی خلافت دیتے دیکھا جس کا نام بھی حضرت کو پہلے معلوم نہ تھا نہ کوئی تعلق۔ دیگر مشائخ خصوصاً سید صاحب کا نسا ہے کہ بعض اہل حضرات کو پہلی ہی ملاقات میں اجازت مرحمت فرماتے تھے۔ لہذا مؤمنین کے درود شریف کا مطلب اظہارِ محبت ہے جس کے ثمرات اتباع اور کثرتِ ذکر خیر ہے۔ اور محبت کی کمی پر ایمان کی تقویٰ آئی ہے۔ لہذا یہ بدیہ ہر وقت کا فریضہ ہے۔ حدیثِ پاک میں آیا ہے لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ

لَا يَوْمِيْنَ وَالْاٰلِهَآءُ وَوَلَدَهُۥٓ وَالتَّائِبِۙنَ اٰجَمَعِيْنَ - قاضی ابوبکر بن بکیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور اس کے لئے کوئی وقت متعین نہیں کیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آدمی درود و سلام کی کثرت کرے اور اس سے غافل نہ ہو۔ (دشغار)

درود شریف پڑھنے والے کی قابل رشک سعادت

گذشتہ اوراق میں مذکورہ مضامین سے واضح ہو گیا کہ درود شریف پڑھنے والے کو خالق کائنات جل شانہ اور اس کے حبیب سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رضا اور خوشنودی اور رحمتیں اور توجہات اور عنایتیں نصیب ہوتی ہیں۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کا یاد فرمانا اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا یاد فرمانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے دعا و استغفار فرمانا (جو یقیناً قبول ہے) وغیرہ قابل رشک عظیم سعادتوں کا حصول ہوتا ہے۔ درود شریف پڑھنے سے پہلے اور بعد ان وجد آفرین بشارتوں کو سوچ کر شکر کی کیفیت میں ڈوب جائے کہ اس وقت مجھ پر اللہ کریم کا کتنا عظیم فضل ہے اور اس عمل میں دنیا و آخرت کی نعمتوں کا حصول ہے۔ یہ سوچے اور اس عمل کا حریص ہو جائے اور دوسرے اعمال پر اس کو ترجیح دے اور اس کی بہت کثرت کرے۔ گذشتہ اوراق میں تونسفر درود شریف سے متعلق چند فضائل بیان ہوئے۔ یہاں ہم کثرت درود شریف سے متعلق چند روایات، علماء کے اقوال اور چند قصے نقل کرتے ہیں۔

کثرت درود شریف

قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب اور شفاعت

عن ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنِّي أَدْنَى النَّاسِ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْتُبُهُمْ عَلَى صَلَواتِ رِوَاہِ التِّرْمِذِيِّ عَنْ حَبَانٍ فِي مِصْبَحِهِ وَبِطَا السَّخَاوِيِّ فِي الْقَوْلِ السَّالِخِ
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلا شک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔
الکلام علی تخریجہ

ف۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں الدر المنظم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والے کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہونگے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجی کرو۔ اس لئے کہ قبر میں ابتداء تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے۔ اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا، میں اُس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔

قیامت کے دن نور اور عرش کا سایہ نصیب ہونا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پلصراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ اور جو چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں تھلیں، اس کو چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجی کرے۔

ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہوں گے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔

زاد السعید میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ انہی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے

کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

دنیا و آخرت کے تمام مسائل کا حل

عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَواتٍ فَقَالَ مَا شِئْتُ قُلْتُ الرَّبُّ يَعِ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَمَوْخِرٌ لَكَ قُلْتُ الْبُصْفَ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَمَوْخِرٌ لَكَ قُلْتُ فَالْخُلْفَيْنِ قَالَ مَا شِئْتُ فَإِنْ زِدْتُ فَمَوْخِرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَواتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا أَتَاكَ هَبْكَ وَيَكْفُرْ لَكَ ذَنْبُكَ۔

(رواہ الترمذی۔ زاد المعاد فی الترغیب
احمد والحاکم وقال صحیح ووسط السخاوی فی
تخریجہ)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات و دعائیں سے کتنی مقرر کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرے دل میں چاہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک سو عتائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھائے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھائے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو دو دو تہائی کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھائے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھ میں اپنے سالے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سالے فکر و غم کی کفایت کی جائیگی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دئے جائیں گے۔

ف۔ مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں۔ تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اور دو وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر

رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے سالے وقت کو آپ پر درود کے لئے مختص کر دوں تو کیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی ہی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سالے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو، یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے وہ دعا کا وقت نہ ملے، تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ:-

”سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلبِ رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سبب عبادت کی مَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ يَعْنِي حَالَهُ وَرَتَابِهِ وَهُوَ كَفَايَتُهُ كَرْتَابِهِ اس کو۔“

جمع کے دن کثرت درود شریف

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے در پر جمع کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہاں مالکِ دن کا نکلا کر اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فائز ہونے ہی پر مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نحر من کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنْ أَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَى الْأَعْمُرِ مَكَتٍ عَلَى صَلَاتِهِ كَيْفَ رَمَتْهَا قَالَ قُلْتُ وَجَدَ الْمَوْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَامُ

اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔
(رواہ ابن ماجہ باسناد حیدر کذا فی الترغیب۔ زاد المسعودی فی آخر الحدیث فَسَجَّیَ اللَّهُ سَجَّیَ یُورِثُ
وَبَسَطَ فی تخریجہ وَاخْرَجَ مِنْهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَالَ الْقَادِی وَلَهُ طَرُقٌ کَثِیرَةٌ بِالْفَاظِ مُخْتَلِفَةٌ)

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے حضرت اوس رضی اللہ عنہ
کے واسطے سے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن
میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی دن میں نوح (پہلا صویر)
اور اسی میں معصوم (دوسرا صویر) ہوگا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے
کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارا درود
آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو در قبر میں، بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدن
کو کھائے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ
میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو
پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھے (قیامت
کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ یعنی کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا بہت سی احادیث میں آیا ہے۔

حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص بھی جمعہ
کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر
روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے
کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، حضرت خالد بن ولید رحمہ اللہ وغیرہ سے حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

سلیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں
نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام

کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے جنصور علی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مدینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر جنصور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضہ اطہر سے دو علیک السلام کی آواز سنی۔

بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم سے نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور جنصور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو جنصور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ جنصور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت حضرت ابو ہریرہؓ حضرت انسؓ، اوس بن اوسؓ، ابوامامہؓ، ابوالدرداءؓ، ابوسعودؓ، حضرت عمرؓ، ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے۔ جن کی روایات علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے نقل کی ہیں۔

يَا سَيِّدَ صَلَاتِكَ اَجْمَلًا اَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

کثرت درود شریف کے متعلق علماء کرام کے چند اقوال

علامہ سخاوی رحمہ اللہ درود شریف سے متعلق مختلف روایتیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر تین دلیل ہے کہ اللہ جل شانہ کا درود، درود پڑھنے والے پر المضاعف (یعنی دس گنا) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہو سکتا ہو سید السادات اور معدن السعادات پر درود کی کثرت کیا کر۔ اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہت ساری عطاؤں کا اور ذریعہ ہے معزات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اُس درود کے بدلہ میں جو تیرے دس درود ہیں جبار الامین والسموات کی طرف سے اور درود ہے اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے وغیرہ ایک اور جگہ افلیشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

"کوئی وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کوئی سائل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے۔

اس ذات اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں۔ اور اللہ جل شانہ نے اس کو

دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا اور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھانا نہیں۔ یہ ولیہ کرام کا معراج و شام کا مستقل معمول رہا ہے چنانچہ جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جہاد کا کر۔ اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے۔ تیری امیدیں برکس گئی، تیرا قلب منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہوگی۔ قیامت کے سخت ترین دہشتناک دن میں امن نصیب ہوگا۔

ایک اور جگہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیئے کہ اس سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا۔ اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیئے اور اس کا بہت اہتمام اور مداومت چاہیئے۔ اس لئے کہ کثرت درود محبت کی علامات میں سے ہے فَمَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَجَسَّ كُفْرًا سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے، (امم مختصراً) امام سخاوی نے امام زین العابدین رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے۔ یعنی سنی ہونے کی۔

حضرت شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ حلاۃ الافہام میں فرماتے ہیں:-

درود شریف بندے کی ہدایت اور حیات قلبی کا سبب ہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ درود شریف پڑھے گا اور جتنا زیادہ آپ کو یاد کرے گا اتنا ہی آپ کی محبت بندے کے قلب پر غالب ہوتی جائے گی یہاں تک کہ آپ کے ادا م کو قبول کرنے میں قلب کو کوئی معارضہ نہیں ہوگا۔ اور نہ آپ کی لائی ہوئی کسی چیز میں شک باقی رہے گا۔ بلکہ آپ کی شریعت قلب میں ایسی ہو جائے گی گویا لکھی ہوئی ہو جس کو ہر وقت پڑھتا ہے اور اس سے ہدایت و فلاح اور قسم قسم کے علوم کا اقتباس کرتا ہے۔ اور جتنی جتنی اس بارے میں بصیرت و قوت اور معرفت بڑھتی رہے گی، درود شریف کی کثرت میں بھی زیادتی ہوتی ہے گی۔

درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوام محبت اور اس میں غریبی کی سبب سے

اور یہ چیز ایمان کی کڑیوں میں سے ایسی کڑی ہے کہ جس کے بغیر ایمان پورا نہیں ہوتا کیونکہ بندہ جتنا محبوب کے ذمہ کثرت کرے گا اور محبوب کو اپنے قلب میں محصور کرتا ہے گا۔ نیز محبوب کے محاسن اور وہ باتیں جو محبوب کی محبت پیدا کریں، ان کا احتضار کرتا ہے گا، اتنی ہی محبت بڑھتی رہے گی اور محبوب کی تڑپ اور شوق ترقی کرتا رہے گا۔ اور تمام قلب پر غالب ہو جائے گا۔ اور اگر محبوب کے

ذکر اور قلب میں محبوب کے محاسن کے احضار سے اعراض کرے گا تو محبت قلبی میں کمی ہو جائے گی۔ محبت کی آنکھوں کی ٹھنڈک رویت محبوب بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ اور محبت کے قلب کی ٹھنڈک محبوب کے ذکر اور محبوب کے محاسن کے اظہار سے بڑھ کر اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ چیز جب قلب میں قوت پکڑے گی تو محبت کی زبان پر محبوب کی مدح و ثنا اور محبوب کے محاسن کا ذکر خود ہی جاری ہو جائے گا۔ اور اس چیز میں کمی زیادتی محبت میں کمی زیادتی کے اعتبار سے ہوگی۔

درود شریف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اللہ تعالیٰ کے شکر کو بھی شامل ہے۔ اور آپ کو مسعودت فرما کر جو اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے، اس کی معرفت کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ذکر، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر اور اللہ تعالیٰ سے اس سوال پر مشتمل ہے کہ وہ آپ کو آپ کی شایان شان بدلے جیسا کہ اس میں ہیں اپنے رب اور اس کے اسماء و صفات کی معرفت ہوتی ہے، اور مرضی رب کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اور اس کی بھی معرفت ہوتی ہے کہ ہیں آخرت میں کیا ملے گا۔ گویا یہ درود پڑھے ایمان ہی پر مشتمل ہے۔ بلکہ یہ درود جس رب سے دعا کر رہے ہیں، اس کے اقرار، اس کا علم و سمیع قدرت و ارادہ، صفات و کلام سب کو مشتمل ہے، نیز بندوں کی طرف رسول بھیجنا اور آپ کی دی ہوئی تمام خبروں کی تصدیق اور آپ کی کمال محبت کو مشتمل ہے۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہی باتیں اصول ایمان ہیں۔

پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھنا بندے کے ان سب باتوں کے جاننے، ان کی تصدیق کرنے اور آپ کی محبت پر مشتمل ہے۔ لہذا درود شریف پڑھنا افضل اعمال میں سے ہوا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبی کا ذکر غریبوں کے ساتھ کرتا رہا کر۔ اور دل و زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر۔ اس لئے کہ تیرا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے۔ اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (بیح)

کثرت درود شریف سے متعلق چند حکایات

قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فضائل درود شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی۔ لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے انہیں ترغیب زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آ رہا ہے۔ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:-

ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے۔ اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے، نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہو اور کس محبت کا پڑھا ہو پسند آجائے۔ ایک دفعہ کا پسند آجائے تو بیڑہ پار ہے۔

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں

گر چہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

يَا مُرْتَضَى صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

عبدالرحیم بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت جھوٹ لگ گئی۔ اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی میں گزاری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرت درود کرنے مجھے گھبرا دیا میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی۔ اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدیع)

يَا مُرْتَضَى صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَىٰ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

نزد ہر الجمال میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (ان کی نزع کی حالت تھی۔ ان سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا۔ اس لئے کہ میں نے

علمائے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔
يَا مُرْتَضَىٰ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اَزْمَا اَبَدًا عَلَیْ حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّہِم
 علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سیدہ خیاط تھا۔ وہ بہت کیسورہتے تھے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن رشیق کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت تہام سے جایا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ لوگوں نے اُن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر۔ اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

يَا مُرْتَضَىٰ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اَزْمَا اَبَدًا عَلَیْ حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّہِم
 شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک صانع کو کسی نے خواب میں دیکھا، اُس سے حال پوچھا۔ اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنّت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا، فرشتوں نے میرے گناہ اور گنہگاروں کو دُور و کُور شمار کیا، سود و رُود کا شمار زیادہ نکلا حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو نہشت میں لے جاؤ دفع
يَا مُرْتَضَىٰ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اَزْمَا اَبَدًا عَلَیْ حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّہِم
 ایک متمدن دوست نے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی۔ اُن کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف اپنی بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے۔ اس کے بعد کام شروع کرتے۔ جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے غورزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکھ اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکاری اللہ علیہ وسلم میں پیش ہے اور اُس پر صا و بن ہے ہیں۔

يَا مُرْتَضَىٰ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اَزْمَا اَبَدًا عَلَیْ حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّہِم
 محمد بن سعید بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقررہ مہین درود شریف کی پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں بالا خانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے حضور کی تشریف آوری سے بالا خانہ ملا ایک دم روشن ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کو تشریف لائے و ارشاد

فرمایا کہ لا اس منہ کو لا جس سے تو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دین مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے اُدھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پر پیار کیا۔ میری گھبراہٹ ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اُس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے اُٹھ دن تک آتی رہی۔ (بدیع)

يَا مُرَّةَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَهْمًا أَبَدًا عَلَيَّ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ عَلَيْهِمُ

حضرت کعبہ جابر رضی اللہ عنہ جو تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگائوں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اُس کے غم و غم اور تیرے بدن سے اُس کی روح اور تیری آنکھ سے اُس کی روشنی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (بدیع)

يَا مُرَّةَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَهْمًا أَبَدًا عَلَيَّ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ عَلَيْهِمُ

نذر تہہ الجاس میں لکھا ہے کہ بعض مسلمانوں سے ایک صاحب کو جس بول ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے، دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی۔ انہوں نے فرمایا تو تری ماقبض سے کہاں غافل ہے۔ یہ درود پڑھا کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْدَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ۔ خواب سے اُٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہو گیا۔

يَا مُرَّةَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَهْمًا أَبَدًا عَلَيَّ حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ عَلَيْهِمُ

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں غرض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے ”مَنْ صَلَّى عَلٰی رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْدَادِ وَعَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُلُوبِ وَعَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُورِ“ جو شخص نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پر ارواح میں اور آپ کے جسد اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک

پرقور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔ اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا، اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا۔ اور جس کی میں سفارش کروں گا، وہ میرے حوض سے پانی پئے گا۔ اور اللہ جل شانہ اُس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اُس کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا گذری؟ اُس نے کہا: شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں۔ اور مجھ پر نکر نکیر کے سوال کے وقت گڑ بڑ مومنے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی ہے۔ کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو وہ فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور اُن کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس میں سے نہایت ہی اچھی خوشبو آ رہی تھی۔ اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دئے۔ میں نے فوراً کہہ دئے میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بدیع)

نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور بُرے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں مثل ہوتے ہیں۔ فضائل صدقات حصہ دوم میں مُردہ کے جلاحوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں، اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ ملاحظت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں۔ حال کی نزوۃ ادا کرنے کی صورت میں تو قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اثر دہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ۔

يَا اَسْمٰى صَلِّ وَسَلِّمْ رَحْمَةً اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ عَلَيْهِ السَّلَام

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بد ہیئت صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اُس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا حضرت مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت (بدیع)

ہم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو دن رات بد اعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے۔ اس کے بد رتہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے جتنا بھی بُرا ما جا سکے، دریغ نہ کیا جائے۔

کہ اکسیر عظم ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ إِنَّمَا آتَيْنَاكَ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ عَلَيْهِمْ

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہرقدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا۔ کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اُس نے کہا اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک مہینہ اُن کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اِثَارۃ اللہ پڑھا اور کپڑے سے اُن کا منہ دھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ تحسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور اُن سے زیادہ صاف سحر الباس کسی کا نہیں دیکھا۔ اور ان سے زیادہ بہترین عمر شعبوں نے کہیں نہیں دیکھی، تیزی سے قدم بڑھاتے چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا۔ اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے اُن کا کپڑا کھینچ لیا۔ اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا۔ اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے۔

يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ إِنَّمَا آتَيْنَاكَ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ عَلَيْهِمْ

ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور اُن پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جوہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے۔ (قول بدیع)

يَا أَيُّهَا الْمَدِينَةُ إِنَّمَا آتَيْنَاكَ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ عَلَيْهِمْ

رسالہ ہذا کا دوسرا اہم مقصد کثرتِ درود شریف کے ثواب کے علاوہ بھرپور نتائج حاصل ہونے کی شرائط

صاحبِ روح البیان لکھتے ہیں:-

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود تک پہنچانا ہے۔ اور وہ مقام شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب اُن کی دعا کرنا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استغفار، اور مومنین کے درود کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ اس لئے کثرتِ درود شریف کا پورا فائدہ اس وقت حاصل ہوگا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور محبت کے حصول کی نیت بھی کی جائے کہ نیت کئے بغیر فائدہ کم ہوتا ہے (اگرچہ ثواب ملتا ہے) جیسے کوئی نفی اثبات کا ذکر کرے۔ اور اس میں دنیا سے کشتی اور رزائل سے پاک ہونے کی اور اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کی نیت نہ کرے تو اتنا فائدہ نہیں ہوگا۔ اور اگر نفی اثبات کا وظیفہ کرنے سے پہلے ان ثمرات کے حصول کی نیت اور دعا کرے اور اس وظیفہ سے فارغ ہو کر عملاً بھی اس محبت و تعلق والے راستہ کو اختیار کرے تو یہ ذکر بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح درود شریف کی کثرت کرنے والے کو چاہیے کہ آپ کے اوصاف جمیلہ کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بڑھنے کی اور اتباع سنت کے حصول کی نیت بھی کرے۔ اور اتباع سنت میں صرف شکل و صورت کو سنت کے مطابق بنانے کی نیت پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ اخلاقِ ظاہر و باطنہ میں خصوصاً تواضع میں، عادات میں، معیشت میں، معاشرت میں، غرض دین کے ہر شعبہ میں اتباع کرنے کی کوشش کرے جیسا کہ ہمارے متبع سنت اکابر کا یہ تیار رہا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی سے متعلق احقر کا رسالہ حضرت شیخ کا اتباع سنت اور عشقِ رسولؐ کا مطالعہ مفید ہے اور اپنے حالات میں غور کر کے علماء سے پوچھ پوچھ کر جس میں کمی ہو اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف جس طرح نثر میں محبت اور اتباع کا ذریعہ ہے، اسی طرح نظم میں آپ کے اوصاف جمیلہ کا بیان مفید اور زیادہ اثر قریب ہوتا ہے

چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بعض حضرات اشعار میں اوصاف نبوی بیان فرمایا کرتے تھے جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن رواحہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم بہت مشہور ہیں۔ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا منبر شریف پیرسجد نبوی میں اسی مقصد کے لئے تشریف فرما ہونا مشہور و معروف ہے۔

تنبیہ لیکن کثرت درود شریف سے پورا فائدہ حاصل ہونے کی مذکورہ بالا شرط اتباع سنت کی طرح اوصاف جمیلہ کے بیان (خواہ نظم میں ہو یا نثر میں) کا پورا فائدہ حاصل ہونے کی ایک شرط آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت میں زیادتی کو مقصد بنانا ہے جس کی علامت ہر شعبہ زندگی میں اتباع سنت میں ترقی کرنا ہے۔ ظاہر و باطناً۔

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تفسیر کثرت درود شریف نور قلب کا ذریعہ ہے | مظہر میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۶ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

”سراج مین“ آپ کی صفت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے اعتبار سے ہے جس طرح سارا عالم آفتاب کی روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور قلب سے منور ہوتے ہیں۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اس عالم میں آپ کی صحبت پائی، وہ ساری امت سے افضل و اعلیٰ قرار پائے کیونکہ ان کے قلوب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ عیاناً فیض اور نور حاصل کیا۔ باقی امت کو یہ نور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واسطے سے واسطہ در واسطہ ہو کر پہنچا۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ معارف القرآن ج ۷ کے اشعار پر ارشاد فرماتے

ہیں کہ:-

قیامت تک مومنین کے قلوب آپ کے قلب مبارک سے استغاضہ نور کرتے رہیں گے اور جو جتنی محبت اور تعظیم اور درود و شریف کا زیادہ اہتمام کرے گا اس نور کا حصہ زیادہ پائے گا۔

مشارع سلوک کا یہ مجرب عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی غیر معمولی کثرت سے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جو تربیت باطنی میں مرشد کامل کا کام دیتا ہے۔ تاہم یہ عمل بھی کسی کامل کے زیر نگرانی ہو تو بہتر ہے جیسا کہ ارشاد ہے فَاَسْكُنُوا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تَتَّبِعُوا مَنَاجِرَ الْفٰسِقِیْنَ۔

گذشتہ اوراق میں مذکورہ محبت والے عمل کے حریص مومن کا مقام

کائنات ارضی و سماوی میں درود شریف پڑھنے والے کا ذکر خیر

کیا شان ہے اللہ کے محبوب نبی کی

محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے

شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ جلالہ الافہام میں درود شریف کے ثمرات میں تحریر فرماتے ہیں (درود شریف) زمین و آسمان والوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھے ذکر کی بجاہ کا سبب ہے۔ کیونکہ درود پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شہاد اور اکرام و شریف کا طالب ہوتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ عیسا عمل ہوتا ہے ویسا ہی بدلہ ملتا ہے تو درود شریف پڑھنے والے کو بھی اس کا حصہ ضرور حاصل ہو گا۔ (انتہی)

ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے کثرت سے درود پڑھنے والا صلحا میں محبوب ہوتا ہے اور اس سے بھی محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ اور اپنے دشمنوں پر غالب رہتا ہے، وغیرہ ثمرات حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ ان ثمرات کی مخالف موجبات کا غلبہ نہ ہو جائے۔

درود شریف چونکہ ذکر اللہ بھی ہے جس کے تعلق قرآن پاک میں ارشاد ہے فَادْكُرُوْنِيْٓ آَذْكُرْكُمْ دُرْكُمْ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا، اس لئے درود شریف پڑھنے والا خصوصی طور پر اللہ کی یاد میں ہوتا ہے جس سے اس کے سارے دنیاوی کام آسان ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کی معیت اس کو حاصل ہوتی ہے جس کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی، اور اس سے اس کو ایسا سرور اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں جنت کے مزے لیتا ہے۔ اور رحمتوں میں ڈوبا رہتا ہے۔ لیکن بعض وقت ظاہر میں اس پر دنیاوی زندگی کی کدو تیں جو کہ دنیاوی زندگی کے لوازمات میں سے ہے (لَقَدْ خَلَقْنَا اِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ وُجُوْہٍ) دوسروں کی طرح اس کو بھی پیش آتی ہیں۔ مگر اس کے دل میں بہت ہی غیر معمولی سکون رہتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں بعض غافل دنیا دار جو عیش و آرام اور جاہ کے اسباب رکھتے ہیں ان کو وہ اندرونی سکون حاصل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی چاہے تو امتحان کر لے کہ کوئی بڑے سے بڑا ظاہری ساز و سامان والا بادشاہ بھی ایک سوا لاکھ درود شریف پڑھنے والے خستہ حال فقیر سے مثلاً اگر پوچھے کہ کیا تم اس پر آمین ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا درود شریف مجھے نصیب فرمائے اور میرا سارا سامان عیش تم کو دیدیا جائے۔ تو کثرت سے درود شریف پڑھنے والا اس پر کبھی راضی نہ ہو گا بلکہ اس سے ناخوش ہو گا اور اسے بڑا سمجھے گا! اول تو

ان حضرات کی ہیبت ہی سے کوئی ان کے سامنے ایسی بات نہیں کر سکتا۔ اولیاء اللہ کی توقیروں پر بھی ہیبت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ کوئی ظاہر جگہ کے شاہد رہے ہیں بادشاہ جہانگیر کی قبر کو بھی اور شہر میں حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ کے مزار پر جا کے کیفیت کا مقابلہ کر لے۔ پتہ چل جائے گا کہ اس وقت کون سی قبر بادشاہت کر رہی ہے۔

اس قسم کے اولیاء اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا کے بادشاہوں کو ہمارے عیش کا پتہ چل جائے اور اس کو حاصل کر سکتے ہوں تو تلواریں لے کر ہمارے اوپر چڑھائی کر دیں۔ اور اس قسم کے ایک روایت حضرت امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ دنیا میں بھی ایک جنت ہے جو اس میں داخل نہیں ہوا وہ آخرت کی جنت میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ سارے دنیا والوں کی جلد و جہلاسی قلبی سکون و جاہ و عیش و آرام کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن اس کے حصول میں کامیاب صرف اللہ والے ہی ہوتے ہیں اس کے متعلق احقر کا ایک رسالہ ”دنیا میں جنت“ ہے، غرض دنیاوی و آخروی سلسلے مسائل اس سے حل ہوتے ہیں۔

درویش شریف کی کثرت کرنے والے کی حالت نزع اور پھر زرخیز زندگی | درود شریف کی کثرت کرنے والے کے متعلق بہت سی روایات

میں بھی آئی ہے اور اولیاء اللہ کے قصبے بھی پیچھے گذر چکے کہ موت کے سخت ترین وقت میں درود شریف کی کثرت کام آتی ہے۔ چنانچہ موت کی تلخی اور سکرات جس سے ہر ایک کو گذرنا ہوتا ہے اس کو محسوس ہی نہیں ہوتی۔ اور قبر کے متعلق تو ظاہر ہے کہ جس شخص کو کثرت درود شریف کی وجہ سے عشق ہوگا اس کو جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی اور آپ کے متعلق سوال ہوگا تو زیارت کرتے ہی وہ آپ کو پہچان لے گا۔ بلکہ عاشقین و محبین تو زیارت کے شوق میں جلد قبر میں جانے کی آرزو بھی رکھتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ درود شریف جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ اس درود شریف کو میرے بندہ کی قبر پر (یعنی وہ جگہ جہاں پر اس کا مدفون ہونا اللہ کے علم میں مقرر ہے) لے جاؤ۔ یہ (درویش شریف کے الفاظ) اس کے کہنے والے کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی (درویش شریف کے الفاظ زبان کا ایک عمل ہے یہ عمل استغفار کرے گا) خور فرمائیں کیسے مرنے کی بات ہے کہ قبر جیسی وحشتناک جگہ میں جانے سے پہلے سے درود شریف پڑھنے والے کی آنکھ کی ٹھنڈک کا سامان موجود ہوگا۔

میدانِ حشر میں | جو قبر سے بھی زیادہ سخت اور لمبا دن ہوگا اس میں درود شریف کی کثرت کرنے والے کا عرض کے سایہ میں اور نور کے منبر پر ہونا حدیث میں گذر چکا۔ جو شخص عرش کے سایہ میں اور نور کے منبر پر ہوگا اس کو قیامت کی ہولناکیوں کا کیا ڈر۔ ایسے لوگوں کے لئے تو اعلان ہے۔

لَا تَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ یعنی نہ بچھلاؤم نہ اُٹھو کا کوئی خوف۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْكَ وَفِيْهِمْ۔
 نیز یہی حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اس کو میرا قرب نصیب ہوگا اور اس کا سفارش
 اور گواہ ہوں گا۔ تو عجمان شاذان اس کو سمجھی کچھ حاصل ہے۔ اور حساب کتاب، پلمراط وغیرہ کے تمام
 مرحلے آسان ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک پرچہ سرانگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا
 اور مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں، آپ کی صورت و سیرت کیسی
 اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں۔ اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت
 کے وقت میں نے اس کو یاد کر دیا۔

اس کے بعد پلمراط میں بھی درود شریف کی کثرت آسانی کا باعث بنے گی۔ جیسا کہ پیچھے حدیث گذری
 کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔ پھر جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ کی
 معیت جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اَلَمْ نَعْمَعْ مِّنْ اَحَبِّ رِیْثٍ اَدْمٰی کا حشر اُس کے ساتھ ہوگا جس کے
 ساتھ اُس کو محبت ہوگی، اور کثرت سے درود بھیجنے والے کا محبت والوں میں شمار ہے۔ اگرچہ ان میں
 میں درجہ بدرجہ اپنا اپنا مقام ہوگا۔

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ یُجِیْ شَفَاعَتُهُ
 رَکْعٌ هَوٰی مِّنْ اَلَا هُوَالِ مُنْفَعٍ
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی وہ محبوب
 ذات ہے جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے
 ہر اس بڑی شکل میں جو پیش آجائے۔

یَا اَحْمَدُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اَبِّکَ
 عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ لِّاَعْلٰی عِلْمِکَ

خلاصہ | چونکہ رسالہ کا مقصد اصل درود شریف کے فضائل کا بیان نہیں تھا بلکہ درود شریف میں
 محبت کے پہلو کو ظاہر کرنا تھا اس لئے تفصیلاً صرف محبت کے پہلو سے درود شریف کے
 فضائل بیان کئے گئے جن کا حاصل یہ ہے کہ:-

۱۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا صرف محبت کی بنا پر ہوتا ہے اور اس
 میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر رضا اور خوشنودی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس
 کے حبیب اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم خود درود بھیجنے والے پر درود بھیجتے ہیں۔

۲۔ درود شریف اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم حق ہے جو آپ کے دیگر حقوق کی دائی
 کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور مقصود کے اعتبار سے یہ ایک دائمی فریضہ ہے۔ لہذا اس کا معاملہ بہت نازک

جس طرح عظیم اجر و ثواب اور عظیم فوائد و ثمرات کے حصول کا ذریعہ ہے لہذا اس کو ہلکا سمجھنا یا اس میں کسی بھی لحاظ سے کمی اور کوتاہی کرنا انتہائی خطرناک ہے۔ خیال رکھنا چاہیے کہ یہ محبت کا معاملہ ہے جو بہت نازک ہوتا ہے۔ اس میں احتیاط اور اہتمام دونوں بہت ضروری ہیں۔ یہ اللہ جل شانہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا معاملہ ہے۔

حاصل گذشتہ اوراق میں فضائل درود شریف کا ذکر کیا ہے۔ اُن احادیث پر ایمان و اعتساب کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔ یعنی فضائل کے حصول کا یقین کرتے ہوئے ذوق و شوق کے ساتھ درود شریف کی کثرت سے دونوں جہاں کے منافع حاصل ہوتے ہیں۔ انہی ماثورہ فضائل کی بنا پر حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

”درود شریف کے پڑھنے سننے اور پھیلانے میں دونوں جہانوں کی خیر و صلاح مضمون ہے۔ اور قرب الہی یقینی ہے“

درود شریف کی کثرت سے جتنی محنت و تعظیم بڑھے گی اتنا ہی دل میں ایمان کا نور اُسے لگا جیسا کہ مفسرین کے اقوال میں گذر چکا ہے۔

دعوتِ عمل | درود شریف کے مذکورہ فضائل و برکات اور دارین کے فوائد و منافع کو پڑھ کر ہر مسلمان کا جی چاہے گا کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنائے لیکن ہمارے نفوس چونکہ عبادات اور نورانیت سے مانوس نہیں، اس لئے شروع میں ہر آدمی انفرادی طور پر کثرت درود شریف پر عمل نہیں کر سکتا۔ لہذا اس کثرت پر عمل کی خاطر اگر کچھ احباب مل کر اس عمل کو کریں تو کام آسان ہو جاتا ہے۔ اس کو مجلس ذکر کہتے ہیں جس کے بہت بڑے فضائل احادیث میں آئے ہیں۔ اس رسالہ میں چونکہ محبت کے پہلو سے فضائل لکھے گئے اس لئے نمونہ کے طور پر دو حدیثیں اللہ کی محبت میں مل کر بیٹھے کی فضیلت میں درج کی جاتی ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض قوموں کا حشر ایسی طرح فرمائے گا کہ ان کے چہروں پر نور چمکنا ہوا ہوگا۔ وہ موتیوں کے ممبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ وہ انبیاء اور شہداء نہیں ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا حال بیان فرما دیجئے۔ کہ ہم ان کو پہچان لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے اگر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہو گئے ہوں۔ (رواۃ فضائل ذکر)

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ مسجد

کے (روحانی) ستون ہوتے ہیں جن کے ہنشین فرشتے ہوتے ہیں۔ اگر وہ لوگ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں، بیمار پڑ جائیں تو عیادت کرتے ہیں۔ ان کو دیکھیں تو مرجام جہا کہتے ہیں۔ اگر کوئی حاجت طلب کریں تو اس میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ جب وہ بیٹھ جاتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کے ہاتھ میں چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں ان کا کام درود شریف لکھنا ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اللہ کا ذکر کرو (درود شریف پڑھو) اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند کرے اور زیادہ پڑھو۔ پھر جب درود شریف شروع کرتے ہیں تو آسمان کے دروازے کھول دیتے جاتے ہیں اور درود شریف قبول کیا جاتا ہے۔ حور مجناک کر دیکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی متوجہ ہوتی ہے۔ اور یہ سب اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک کہ یہ لوگ کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائیں یا چلے نہ جائیں۔ جب اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں۔ اور ایسی ہی دوسری مجالس کی تلاش میں نکل جاتے ہیں (الصلاة والشرع ناظرین سے یہ درخواست ہے کہ احقر کا رسالہ مجالس درود شریف کا ضرور مطالعہ کریں۔ اور جہاں درود شریف کی مجالس قائم ہیں، ان میں شرکت فرمائیں اور اپنی ضرورتوں اور خیریاں مجبور یوں میں سے اس کام کے لئے وقت فارغ کریں۔ نیز مجلس کے پرنے احباب کے تعاون سے اپنے گھر اور اپنے ماحول میں یہ مجالس قائم کریں۔ درود شریف کے پھیلائے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ نازل ہوگی۔ بلائیں دور ہوں گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبوبیت اور محضرت کا پروانہ ملے گا۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
آپ فرمادیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے
ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے
محبت کرنے لگے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

آیت شریفہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ الْيَمِّ الْاَيْمُنِ درود شریف کے بیان میں صاحب روح البیان کا یہ قول گزرجا ہے کہ مومنین کے درود کا مطلب و مقصد ثواب کے علاوہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ اور تعریف بھی شامل ہے۔ درود شریف کی کثرت سے اتباع سنت کی توفیق ہوتی ہے۔ آپ سے محبت بڑھتی ہے۔ درود شریف میں کثرت اور آسانی کی خاطر مجالس میں درود شریف پڑھنے کے لئے عرض کیا گیا جس کا نفع منصوص اور مجرب ہے۔ مجلس میں شرکت کرنے والوں کو اس عمل کا شوق بڑھنا

رہے گا لیکن جو احباب کسی وجہ سے مجالس میں شرکت نہ کر سکیں وہ اپنے طور پر کم از کم تین سو مرتبہ دروازہ کا معمول بنالیں۔ اور درود شریف کی مطبوعہ پہل حدیث کے پڑھنے کا معمول بنالیں۔

اور اوصافِ جمیلہ کے تذکرہ و تعریف "کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص مبارکہ سے متعلق کتابوں کا انفرادی طور پر مطالعہ کریں۔ اور کسی بھی مناسبت سے مجمع میں ان کا پڑھنا سننا مفید ہے۔ اس موضوع پر اردو میں آسان کتاب حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کی "نشر الطیب"، حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی "خصائل نبوی" اور حضرت مولانا قاضی محمد زاہد احسنی دام مجدہم کی "حرمت کائنات" اور "باجمہ یا وقار" اور حضرت قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ کی "رحمۃ للعالمین" اور ان جیسی کتابوں سے ماخوذ احقر کا رسالہ "تنویر الابصار" "الاعطراف المجموعہ" اور "آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" وغیرہ ہیں۔ اور خصائص و محاسنِ مشتمل چالیس درود و سلام کا ایک مجموعہ "شفار الاسقام" کے نام سے بیروت سے طبع ہوا ہے جس کا انگریزی اور فرانسیسی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے وہ کچھ اضافہ کے ساتھ یہاں درج کرتے ہیں۔

شَفَاءُ الْأُسْقَامِ

فِي

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ لِمُتَقَنِّمِينَ لِنَحْوِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ

مِنْ

كَلَامِ الرَّبِّ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
وَسَيِّدِ الْأَنْسِ وَالْجَانِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هَرَقَبِي

مُحَمَّدٌ أَقْبَالُ مَدِينَةُ مُنَوَّرَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اس کتابچہ میں کیا ہے؟

پہلے اسے غور سے پڑھ لیں

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى سَيِّدِ الْمَوْجُودَاتِ الَّذِي قَالَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدَائِمَ وَلَا فَخْرَ
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَآتَّبَاعِهِ إِلَى يَوْمِ الْحَشْرِ۔

ابنِ بعد :- امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا اور تعظیم و توقیر ہی پر
سالے دین اسلام کا قیام ہے۔ کیونکہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام و تعظیم نہ
ہونے سے رسالت کے احکام ساقط ہو جاتے ہیں اور دین باطل ہو جاتا ہے۔

رسالت کے اقرار کے بغیر کوئی توحید معتبر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مکمل
التوحید ہیں۔ اسی لئے کتاب و سنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و احترام اور
ادب پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور اس چیز کی کمی پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔

دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ہمیشہ
سے کوشش رہی ہے لیکن اس جمل دشمن مختلف سازشی کاروائیوں اور منصوبوں
کے ساتھ مسلمانوں کے دینی حلقوں میں گھس کر دین ہی کے نام پر تعلق باللہ کے
حصول کے طریقوں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت پیکر نبیوالی

ہر بات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لہذا ہم سب پر ضروری ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعلق باللہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کو اختیار کریں تاکہ خلاص کے ساتھ اتباع سنت کی دولت سے نوازے جائیں۔ جس پر اللہ پاک کی رضا و محبت کا وعدہ ہے۔

اس سلسلہ میں درود و سلام کا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے جس کے صیغے ایسے خصائص و محاسن نبویہ پر مشتمل ہیں جو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں تاکہ درود و سلام پڑھتے وقت خصائص جلیلہ و محاسن جمیلہ بھی مستحضر ہو کر ازلیا و محبت کا باعث ہوں۔

درود و سلام میں اچھے اچھے کلمات کے اضافہ کرنے کی ترغیب آئی ہے۔ چنانچہ فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

حدیث :- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسِنُوا
 الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ
 لَعَلَّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ فَقَالُوا
 ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
 روایت ہے کہ آپؐ فرمایا کہ جب تم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر سے بہتر
 طریقہ پر درود بھیجنے کی کوشش کرو تم جانتے نہیں ہو
 ان شاء اللہ تمہارا درود آپؐ کی خدمت میں پیش کیا

مَعْلَمٌ لَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ فِي قَبْرِهِ الشَّرِيفِ حَيْثُ أَنَّهُ وَدَّ فِي
 حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ نَبِيَّائِ أَحْيَاءَ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ رَابِدًا وَدَبَّاسًا صَحِيحٌ وَفِي بَابِ
 بَعْدَهُ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ كَمَا نَبِيٌّ صَحِيحٌ وَفِي بَابِ
 حَدِيثٍ مِمَّنْ وَارَدَ فِي أَنَّ نَبِيَّائِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَهْلُ قُبُورِهِمْ زَاهِدِينَ نَازِلِينَ طَهْرَةً فِي (الْبُودَا) بِسَانِدٍ صَحِيحٍ بِقَرْنِ

لَهُ فَعَلِمْنَا فَقَالَ قُولُوا آلَ اللَّهِ
اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَ
بَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
وَلِمَا الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ إِمَامِ
الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ
الرَّحْمَةِ آلَ اللَّهِ مَا بَعَثَهُ مَقَامًا
مَحْصُودًا يُغِيبُهُ إِلَّا وَلَوْ
وَالْآخِرُونَ آلَ اللَّهِ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

(سنن ابن ماجہ)

جائیگا۔ لوگوں نے عرض کیا تو آپ میں بتائیجئے کہ ہم
کس طرح درود بھیجا کریں۔ آپؐ فرمایا یوں عرض
کیا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ اِلٰی قَوْلِهِ
اِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ۔ اے اللہ اپنی خاص عنایات
اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرما سید المرسلینؐ، امام المتقینؑ
خاتم النبیین حضرت محمدؐ پر جو تیرے خاص بندے
اور رسول ہیں۔ نیکی اور بھلائی کے راستے کے امام
اور رہنما ہیں رحمت والے پیغمبر ہیں (یعنی جن کا وجود
ساری دنیا کے لئے رحمت ہے) اے اللہ ان کو اس
مقام محمودؑ پر فائز فرما جو اولین و آخرین کے لئے
قابل رشک ہو۔ اے اللہ حضرت محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر
اپنی خاص نوازشیں اور رحمتیں اور عنایتیں فرما
جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر
نوازشیں اور عنایتیں فرمائیں۔ بیشک تو حمد و
ستائش کا سزاوار اور عظمت و بزرگی والا ہے۔ اور اے
اللہ حضرت محمدؐ اور آل محمدؐ پر اپنی خاص برکتیں نازل فرما
جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائیں۔ تیری ذات ہر حمد و ستائش کی سزاوار
ہے اور عظمت و بزرگی تیری ذاتی صفت ہے۔

(بقیہ حاشیہ انصاف) اور دوسری روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے

حدیثِ پاک کی بنا پر سلفِ صالحین کی اتباع میں ہم نے بھی صلوٰۃ و سلام کے چند صفیہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خصائص اور محاسنِ جلیلہ پر مشتمل ہیں جو کتاب و سنت میں وارد ہوئے ہیں میانِ جمع کئے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول فرمائے اور ان کے مرتب کرنے اور پڑھنے والوں کو اپنی اور اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَ الَّذِي شَرَفَ نَبِيَّهٖ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَىٰ كَلِمَةً
وَأَخْبَرَ عَنْ مَنَزِلَتِهِ وَأَوْجَبَ طَاعَتَهُ وَتَعْظِيمَهُ وَتَوْقِيرَهُ فَاطْلَهُ
فِي الْقُرْآنِ، فِي قُرْآنٍ يُتْلَىٰ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ،، پاک پتے وہ ذات جس نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف بخشا،
اور ان کی تعریف کی اور ان کی منزلت کو بتایا، اور ان کی فرمانبرداری اور تعظیم و توقیر کو واجب کیا
پھر قرآن میں انکو بیان کر دیا، اس قرآن میں جس کی قیامت تک تلاوت کی جاتی ہوگی۔

اسْتَمْرَارُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَمَلَائِكَتِهِ

(اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ دو مہمجتے رہنے کا اعزاز)

① اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ الَّذِي اَمَرَتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ

فِي كِتَابِكَ فَبَدَأْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ بِنَفْسِكَ وَتَثَبَّتْ بِمَلَائِكَتِكَ فَقُلْتَ يَا مَنْ

جَلَّ شَانُكَ "اِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا"، (انقرآن اکرم - الاحزاب - ۵۶)

”رَضِيَ اللهُ فِي رِضَى الرَّسُولِ“
 اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب ﷺ سے اپنی محبت کا
 اظہار اور ان کی رضا و خوشنودی کا غیر معمولی لحاظ

② اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
 وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قُلْتَ فِي حَقِّهِ : قَدْ نَرٰى
 ثَقَلَبَ وَجْهَكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قَلْبَهُ تَرْضَاهَا مِنْ قَوْلٍ وَجْهَكَ
 شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط (سورۃ بقرہ: ۱۲۴)

ترجمہ: اے اللہ اعلیٰ ترین صلوٰۃ و سلام نازل فرما اپنے حبیب اپنے بندے اور رسول، ہمارے سردار اور ہمارے
 نبی حضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم پر جن کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا: قَدْ نَرٰى ثَقَلَبَ وَجْهَكَ
 فِي السَّمَاءِ (الآیہ) ترجمہ: ہم آپ کے منہ کا رویہ، بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں،
 اس لئے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے جس کے لئے آپ کی مرضی ہے (لو) پھر اپنا چہرہ (نماز میں)
 مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجئے۔ (ترجمہ بیان القرآن)

خلاصہ تفسیر از حضرت حکیم الامتہ نور اللہ مرقدہ:

آپ جو دل سے کعبہ کے قبلہ ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور اُمیدِ وحی میں بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھا
 کر بھی دیکھتے ہیں کہ شاید فرشتہ حکم لے آوے، سو آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے
 ہیں (اور چونکہ ہمیں آپ کی خوشی پورا کرنا منظور ہے) اس لئے (ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) آپ کو اسی قبلہ کی
 طرف متوجہ کر دیں گے جو آپ کو پسند ہے (لو پھر ہم حکم ہی دیتے دیتے ہیں کہ) آپ اپنا چہرہ عیدِ بزمِ کعبہ کی طرف کیا کیجئے

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اَخَذَ اللهُ لَهُ الْعَهْدَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ

ر تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے والی مہر لیا گیا،

③ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى جَبِيْكَ سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِىْ اَخَذْتَ لَهُ الْعَهْدَ عَلَى جَمِيعِ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهِ وَاِذَا اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ
النَّبِيِّيْنَ لَمَّا اَتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ اَعْقِرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ
عَلٰى ذِكْرِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْا اَقْرُرْنَا (القرآن الکریم آل عمران ۸۱)

جَعَلَ اللهُ اِتِّبَاعَ نَبِيِّهِ مُوجِبًا لِّمُحِبَّتِهِ

(اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی کسوٹی حضور ﷺ کی اتباع کو بنایا)

③ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى جَبِيْكَ سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِىْ جَعَلْتَ اِتِّبَاعَهُ مُوجِبًا لِّمُحِبَّتِكَ
حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهِ "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحِبِّبْكُمْ اللهُ

(القرآن الکریم آل عمران ۳۱)

إِذَا ذُكِرَ ذِكْرُ مَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ حضور پاک ﷺ کو بھی یاد کیا جاتا ہے)

⑤ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَرَنْتَ اِسْمَهُ مَعَ اِسْمِكَ حَيْثُ

قُلْتَ فِي حَقِّهِ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (القرآن الکریم۔ الم نشرح)

هُوَ اَكْمَلُ الْخَلْقِ خُلُقًا

(آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں)

⑥ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي اَكْرَمْتَهُ بِاَكْمَلِ الْخَلْقِ حَيْثُ

قُلْتَ فِي حَقِّهِ "وَلَا تَكْ لَعَلٰى خَلْقٍ عَظِيْمٍ" (القرآن الکریم القلم)

تَكْرِيمُهُ بِالْاِسْرَاءِ وَبِمَرْتَبَةِ الْعِبَادَةِ الْعُلْيَا

(اسرا کا اعزاز اور "عبدہ" کا عالی مرتبت خطاب)

④ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي اَكْرَمْتَهُ بِالْاِسْرَاءِ حَيْثُ

قُلْتَ فِي حَقِّهِ "سُبْحٰنَ الَّذِي اَسْرٰى بِعَبْدٍ لِّیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلٰی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی" (القرآن الکریم اسری)

تَكْرِيْمُهُ بِالْمَعْرَاجِ وَالْقُرْبِ الْخَاصِ

(معراج کا اعتراف اور قرب خاص کا شرف)

⑧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوَةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْمَعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ
الَّذِي قُلْتَ فِي حَقِّهِ ثُمَّ دَنَى فَنَدَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنَى
(القرآن الکریم النجم ۱۸)

اُعْطِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ

(مقام محمود کا اعتراف)

⑨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوَةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ الَّذِي
قُلْتَ فِي حَقِّهِ عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا۔

(القرآن الکریم الاسراء ۷۹)

اُعْطِيَ الْكَوْشَرَ

(حوض کوثر عطا فرمانے کی بشارت)

⑩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوَةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْخَوْضِ الْمُرْدُوْدِ الَّذِي

قُلْتُ فِي حَقِّهِ إِنَّمَا أُعْطِيَكَ الْكَوْثَرُ“ (القرآن الکریم الکوثر)

هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ

(اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا)

⑪ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ بِيَّ الرَّحْمَةِ الَّذِي
قُلْتُ فِي حَقِّهِ ”وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ“ (القرآن الکریم انبیاء: ۱۰)

جَعَلَتْ طَاعَتُهُ عَيْنَ طَاعَةِ اللَّهِ

(اطاعت کا مقام)

⑫ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلَتْ طَاعَتُهُ
عَيْنَ طَاعَتِكَ حَيْثُ قُلْتُ فِي حَقِّهِ ”وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ
اَطَاعَ اللّٰهَ“ (القرآن الکریم النصار: ۸۰)

جَعَلَتْ مُبَايَعَتُهُ عَيْنَ مُبَايَعَةِ اللَّهِ

(رسول سے بیعت کرنے کا درجہ)

⑬ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلَتْ مُبَايَعَتُهُ عَيْنَ

مُبَايَعَتِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ " إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ
اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ " (القرآن الكريم، الفتح ۱۰)

الْإِيمَانُ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُونٌ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى
(الشہر ایمان اور رسول پر ایمان کا لازم)

⑬ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى جَبِيكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلْتَ الْإِيمَانَ بِهِ مَقْرُونًا
بِالْإِيمَانِ بِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ
رَسُولِهِ " (القرآن الكريم، النساء ۱۳۶)

كَوْنُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْتَنَ اللَّهِ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مومنین پر اس کا احسان جتلا نا)

⑭ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى جَبِيكَ سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي مَنَنْتَ عَلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
بِعِشَّتِهِ فِيهِمْ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ " لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ
فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ " (القرآن الكريم، آل عمران ۱۷۴)

اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِحَيَاتِهِ ﷺ
(اللہ تعالیٰ کا آپ کی حیات کی قسم کھانا،

۱۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوَةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِيْ اَهْمَمْتَ بِحَيَاتِهِ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ
حَقِّهِ "لَعَنُوكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ" (القرآن الکریم حجر ۷۲)

نہی اللہ ان پر رفع صوت فوق صوتہ ﷺ
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرنے کی غیر معمولی اہمیت)

۱۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوَةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِيْ نَهَيْتَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّرْفَعُوْا
اَصْوَابَهُمْ فَوْقَ صَوْتِهِ حَيْثُ قُلْتَ فِيْ حَقِّهِ "يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَرْفَعُوْا اَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ" (القرآن الکریم الحجرات)

اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَسْمَآئِنْ مِنْ اَسْمَائِهِ

(عطا فرمائے اللہ نے آپ کو دونا اپنے ناموں میں سے،

۱۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوَةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الرَّعُوْفِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ قُلْتَ فِيْ حَقِّهِ
"وَيَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا رُءُوْفَ الرَّحِيْمِ" (القرآن الکریم التوبہ ۱۲۸)

تَكْفَلُ الْمَوْلَى بِحِفْظِهِ

آپ کی حفاظت کے بارے میں فرمایا کہ آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں،

①۹ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي تَكْفَلْتَ بِحِفْظِهِ حَيْثُ قُلْتَ
”وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا“ (القرآن الكريم الطور ۴۸)

هُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

آپ خاتم النبیین ہیں،

②۰ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي خَتَمْتَ بِهِ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَهَ
حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ ”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ (القرآن الكريم الاحزاب ۴۰)

جَعَلَهُ اللَّهُ نُورًا

آپ کا نور ہونا،

②۱ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ نُورًا حَيْثُ قُلْتَ قَدْ
جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ“ (القرآن الكريم المائدہ ۱۵)

هُوَ سَيِّدُ الْبَشَرِ

(سید الکونین ﷺ سید البشر ہیں۔)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِيْ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ " اَنَا سَيِّدُ
وُلْدِ اَدَمَ وَلَا فَخْرَ " (مسلم شریف)

اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

(آپ کو جوامع الکلم کا معجزہ دیا گیا)

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِيْ اُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ حَيْثُ
قَالَ عَنْ نَفْسِهِ " اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ " (مسلم شریف)

اُعْطِيَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ

(آپ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِيْ اُعْطِيَ مَفَاتِيحَ
خَزَائِنِ الْاَرْضِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ " وَلَئِيْ قَدْ اُوْتِيْتُ مَفَاتِيحَ
خَزَائِنِ الْاَرْضِ " (بخاری و مسلم)

نُصْرِي بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ
(ایک ماہ کی مسافت تک آپ کے رعب کا اثر دیکر آپ کی مہ فرمائی گئی)

۲۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي نُصْرِي بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ" (بخاری و مسلم)

إِمَامَتُهُ بِالْأَنْبِيَاءِ

(بیت المقدس میں تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا گیا)

۲۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَكْرَمْتَهُ بِإِمَامَةِ الْأَنْبِيَاءِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ مَنَى جَبْرِئِلُ حَتَّى أَمَمْتُهُمْ" (نسائی)

إِطْلَاعُهُ عَلَى الْمَغِيبَاتِ

(اے اللہ تعالیٰ نے بہت سی غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا اور آپ کی سچی پیشین گوئیاں کیں)

۲۷) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَطْلَعْتَهُ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّا سَيَقَعُ حَيْثُ أَخْبَرَ عَنِ الدَّجَالِ الْأَعْوَرِ فَقَالَ "وَمَكْتُوبٌ"

بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَف - ف - ر (بخاری و مسلم)

أُعْطِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ

(آپ کے مبارک ہاتھ میں حمد کا جھنڈا اٹھایا جائے گا۔)

(۲۸) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أُعْطِيَ لَوَاءُ الْحَمْدِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "بِيَدِي لَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فُخْرَ" (مسند احمد)

هُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ

(آپ سب سے اول شافع و مشفع ہونگے)

(۲۹) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي هُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ" (مسلم)

عُلُوُّ مَكَانَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(قیامت کے روز آپ کی تہذیب کی بلندی کہ شفاعت کے بڑے فضیلت کی جس سے تمام مخلوق سنا انبیاء بھی مستفید ہونگے)

(۳۰) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي يَكُونُ لَهُ كُرْسِيُّ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "شُمُّ أَقْوَمُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ

أَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ غَيْرِي“ (ترمذی)

شَقُّ الْقَمَرِ (معجزہ شق القمر)

۳۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي شَقَّ الْقَمَرَ
يَا شَارِتَهُ - (بخاری و مسلم)

مُعْجَزَةُ الْقُرْآنِ الْاَبَدِيَّةُ قرآن کریم حضور ﷺ کا ابدی معجزہ،

۳۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ مُعْجَزَةً
اَبَدِيَّةً اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ -

تَكْقُلَ الْهَوٰى بِحِفْظِ دِيْنِهِ ﷺ

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ربانی کفالت)

۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلٰوَةِ وَالتَّسْلِيْمِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي تَكْقُلْتَ بِحِفْظِ دِيْنِهِ حَيْثُ
قُلْتَ جَلَّ شَأْنُكَ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَاحْفَظُوْنَ“ (القرآن الکریم الحجر ۹)

أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں سب پہلے داخل ہوئے،

(۳۴) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي هُوَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ (ترمذی و مسلم وغیرہ)

مَا بَيْنَ بَيْتَيْهِ وَمَنْبَرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف اور گھر کا درمیان حوضہ جنت کی کیاری ہے،

(۳۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي
رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔ (بخاری و مسلم)

أَقْسَمَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لئے قسمیں فرما کر ان کو رضی کر تیری بشارت دینا،

(۳۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَقْسَمْتَ لَهُ حَيْثُ قُلْتَ

جَلَّ شَأْنُكَ وَالصُّحَى ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ○ وَلَا آخِرَةَ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ○ (القرآن الکریم والضحیٰ)

حُسْنُهُ وَجَمَالُهُ ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال،

۳۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي كَانَ وَجْهُهُ يَتَلَا اَنْوَارَ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ - (شفا، قاضی عیاض)

۳۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْاَنْوَرِ وَالْجَبِيْنِ الْاَنْزَهَرِ (من الشامل)

۳۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلٰى اٰلِهِ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ (الرب)

اَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا،

۴۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَالَ عَنْ نَفْسِهِ اَنَا خَاتَمُ

النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي“ (الحديث الشريف)

(۴۱) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى بَعْدَ
مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَكَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَكُلَّمَا
ذَكَرُوهُ الذِّكْرُ وَنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْعَافِلُونَ وَعَلَى آلِهِ
وَاصْحَابِهِ وَأَنْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

يَا اِهْرَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى اِهْمَا اِبْنِكَ
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

طباعت دوم بعد نظر تانی ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ

لنر محمد سہیل مدنیہ منورہ

”نعتیہ کلام“

قصائد و اشعار اور نعتیہ کلام میں چونکہ بعض اشعار ادب اور سرخی حد و سہ تجاؤ کر جاتے ہیں، اسلئے شیعہ شکت عشاق، جامع شریعت و طریقت علماء اور بدعات سے متفق و موافق حضرات کا کلام ہونا چاہیے۔ نمونہ کے طور پر اپنے بزرگوں کا نعتیہ کلام کچھ تشریح کے بعد تبرکاً یہاں درج کر کے رسالہ کو ختم کرتے ہیں۔ حضرت پیر سید محمد علی شاہ صاحب کو ٹروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

جہاں کہ جانِ جہان اکھاں	اس صورت نوں میں جہان اکھاں
جس شان توں شانائے سب بنیاں	سج اکھاں تے رب ہی شان اکھاں
توبہ، راہ کی؟ عین حقیقت!	دستے صورت راہ بے صورت!
کوئی دریاں موتی لے تریاں	پر کم نہیں بے شوجھت!
رہے وقت نزع تے روزِ حشر	ایہا صورت شالائیش نظر
سب کھڑیاں تھیں نہ کھڑیاں	وہ قبر تے ہل تھیں جد ہوئی گزر

اسی طرح حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ فرماتے ہیں!

عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے گناہ ہو دیں قیامت کو طاعتوں میں شمار
 بیکس کے آپکی اُمت کے جرم ایسے گراں کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی شمار
 اور حضرت نانوتوی رحمہ اللہ جل شانہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کمالات و صفات جمال کے متعلق فرماتے ہیں
 تو آئینہ ہے کمالات کبیریانی کا وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جب کوہ دیدار
 رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز تار
 اور حضرت مفتی الہی بخش کاندھلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ”یہ اللہ کے محبوب اور حبیب ہیں، محب
 جل شانہ کی غیرت نے گوارہ نہیں فرمایا کہ اپنے حبیب کا پورا حسن ظاہر فرمائیں (بعض عافین کا قول
 ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ستار کے حبیب ہیں، اور اگر ظاہر ہو جاتا تو لوگ دیکھنے کی تاب
 نہ لاسکتے، مہر جاتے اور استغادرہ مقصود نہ ہو سکتا)

اور حضرت گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ!
 ادنیٰ مومن کے قلب کا نور (جو قلب اطہر کے نور کی ایک شعاع ہے) اگر ظاہر ہو جائے تو سورج
 مانند پڑ جائے (امداد السکوک) پھر نور مجسم کے پورے ظہور پر انسانوں کا کیا حال ہوتا؟

منتخب اشعار

حضرت اقدس، عاشق برحق حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور مرتبہ کو جو کتاب و سنت سے ثابت ہے، اپنے قصیدہ بہار میں یوں بیان فرماتے ہیں :-

فلک پہ عیسیٰ وادریس ہیں تو خیر ہی
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
نشا کر کیا کروں مغلں ہوں نام پر اسکے
شمار کر اس کی فقط اور سب کو چھوڑ
شمار کر اس کی فقط اگر حق سے کچھ لیا جا
ابھی کس سے بیان ہو سکے شمار اس کی
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی
چارخ عقل ہے گل اس نور کے آگے
مگر کرے مری روح القدس مدد گاری
جو جبریل مدد پر ہو فسکر کی میرے
تو فخر کون و مکان زبدہ زمین و زمان
خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب
تو بوسے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
حیات جہاں ہے تو، ہیں اگر وہ جان پہاں
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تو آئندہ ہے کمالات کی سریائی کا
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی

زمین پہ چبلوہ نما ہیں محمد مختار
زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
فلک سے عقد ثریا لوں لے اگر وہ ادھار
کہاں کا سبزہ کہاں کا چین، کہاں کی بہار
تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ کر کار
کہ جس پر ایسا تری ذاتِ خاص کا ہوسیار
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنتہار
کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدہ زار
زبان کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
تو اس کی مدح میں میں بھی کروں رقم شمار
تو آگے بڑھ کے کہوں ایسے جہان کے مزار
امیر شکر، غیب راں سنہ ابرار
خدا ہے آپ کا عاشق، تم اس کے عاشق زار
تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمس نہار
تو نورِ دیدہ ہے، گر ہیں وہ دیدہ بیلار
بجائے کہنے اگر تم کو مبداء الآثار
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دوچار
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار
ہوئے ہیں مجھ والے بھی اس جگہ ناچار

جوانیار ہیں وہ آگے تری نبوت کے
 خدا کے طالب دیدار حضرت مولیٰ
 کہاں بلندی طور اور کہاں تری عزاج
 جمال کو ترے کب پہنچے یوسف کا
 رہا جمال پر تیرے حجاب بشریت
 سما سکے تری خلوت میں کب نبی و ملک
 عجب نہیں تری خاطر سے تیری امت کے
 بکس گئے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں
 ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف
 تمہارے حرف شفاعت پر عفو ہے عاشق
 لگے ہے سگ کو ترے نام سے کو عیب
 تو بہترین جملاتی میں بدترین جہاں
 مدد کر لئے کریم احمدی کہ تیرے سوا
 دیا ہے حق نے تجھے رب سے قریبہ عالی
 جو توی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
 ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں تھرکا جگر
 رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ
 امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
 بس اب کرو پڑھو اس پر اور اس کی آل پہ تو

کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی افسردہ
 تمہارا لیجئے حُث لا آپ طالب دیدار
 کہیں ہوئے ہیں زمیں آسمان بھی ہموار
 وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار
 نہ جانا کون سے کچھ بھی کسی نے جز ستار
 خدا غمخوار تو اس کا حبیب اور اغیار
 گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
 کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہنچی ستار
 بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
 اگر گناہ کو ہے خوف غصہ تمہار
 پر تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عز و وقار
 تو سرورِ دو جہاں میں کینہہ خدمت گزار
 نہیں ہے قائم سیکس کا کوئی حامی کار
 کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
 بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار
 کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار
 جو توی ہاتھ لگاؤ تو ہو دوسے بیڑہ پار
 کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
 جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عزت اہلار

اللہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج
 وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

غزلِ نعتیہ

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر ملی رحمۃ اللہ علیہ

ذرا چہرے سے پرے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
اٹھا کر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
پیسا سا ہے تمہارے شربتِ دیدار کا عالم
چھین نچلت سے جا کر پردہ مغرب میں ماہِ وجود
یقین ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت زہوا
کرم فرماؤ تم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم
کر دو روئے منور سے مری آنکھوں کو نوزانی
شیخ عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
غدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
مجھے بھی یاد رکھو ہوں تمہارا امتی عاصی
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
جہانِ امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں

مجھے دیدارِ تمک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ
کرم کا اپنا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ
گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ
جو میدان میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ
مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ
ہمائے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ
پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ
مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ
گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ
تم اب چاہو سنسناؤ یا رُلاؤ یا رسول اللہ
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں جس طرح گردِ آبِ غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

نعتیہ اشعار

حضرت مولانا مفتی الہی بخش کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِي
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَخْتُ
عَشِيَّتِي الدُّهْرُ يَا ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَلَدِي
جُدْ بِلِقَائِي فِي الْمَنَامِ وَكُنْ
أَنْتَ عَافٍ أَبَرُّ خَلْقِ اللَّهِ
رَحْمَةً لِلْعِبَادِ قَاطِبَةً
لَيْسَتْنِي كُنْتُ تُرُوبٌ طَيِّبٌ كُمْ
فَأَصْلِي عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ السَّلَامِ
يَعْدَادُ الرُّمَالِ وَالْأَنْفَاسِ
وَعَلَى الْأُولِ كَلِمَتُهُمْ أَبَدًا

أَنْتَ فِي الْإِصْطِرَارِ مُعْتَمِدِي
مَسْنِي الصُّرُوسِي سَنَدِي
كُنْ مُغِيثًا فَأَنْتَ لِي مَدَدِي
بِيَدِ حَبْلِكَ فَهَوِيَ لِي تَعَدِي
مِنْ عَمَامِ الْعُقُومِ مُلْتَحِدِي
سَاوَرًا لِلدُّنُوبِ وَالْفِتَنِ
وَمُقِيلَ الْعِشَارِ وَاللَّدَنِ
بَلْ خُصُومًا بِيَكُلِّ ذِي أَوْدٍ
فَالْتَقَمْتُ النَّعَالَ ذَاكَ قَدِي
مُنْتَحَقًا عِنْدَ حَضْرَةِ الْقَمَدِ
وَالنَّبَاتِ الْكَثِيرِ مُنْتَحِدِ
بِالْعِزِّ عِنْدَ مُنْتَهَى الْأَمَدِ

ترجمہ از حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

دستگیری کیجئے میرے نبی
جس نے تمہارے ہے کہاں میری پناہ
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف
کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس
میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول
خواب میں چہرہ دکھا دیجئے مجھے

کٹ کش میں تم ہی ہو میرے ولی
فوج کلفت مجھ پر غالب ہوئی
اے مرے مولا خبر لیجئے میری
ہے مگر دل میں محبت آپ کی
ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
اور مرے غیلوں کو کر دیجئے خفی

درگزر کرنا خطا و عیب سے
 سب خلایق کے لئے رحمت ہیں آپ
 خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی
 نعل بوسی ہوتی کافی آپ کی
 کاش ہو جاتا مدینہ کی میں خاک
 آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہا
 حضرت حق کی طرف سے دائمی
 جس قدر دنیا میں ہے ریت اور ماس
 اور بھی ہے جس قدر روئیدگی
 اور تمہاری آل پر اصحاب پر
 تابقائے عمر دارا خسروی

(نثر الطیب)

محمد اقبالؒ
مدنیہ منورہ ۲۲-۲۳ رجب ۱۴۱۵ھ

بشارت

إِبْرَأَ إِلَى كُلِّ حَيْثُ مِنْ تَحَبَّيْتَهُ
وَوَثِقَ بِحَيْثُ رَسُولِ اللَّهِ وَأَتَمَّ

”ہر محبوب کی محبت سے دست بردار ہو کر حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ آفت استوار کر اور اسی پر بھروسہ کر۔“
هُوَ الَّذِي حُبُّهُ قُوَّةٌ وَمَكْرَمَةٌ

وَحُبُّهُ آيَةُ الْإِيمَانِ فَأَتَمِّمْ
”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کامیابی، عزت و کرامت اور علامات
ایمان ہے، اس کی تکمیل کر۔“

وَحُبُّهُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا انفِصَامَ لَهَا
وَلَا انفِصَامَ لِحَبْلِ مِنْهُ مُتَّصِلٌ

”اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وہ مضبوط رسی ہے جو
ٹوٹ نہیں سکتی اور جو رشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو
وہ ٹوٹ ہے۔“

يَا حَبْدًا حُبُّهُ النَّسْ لِمَنْ فَرِدِ
ذُخْرٌ لِمَدَّ خَيْرٌ زَادٌ لِمُنْتَقِلِ

”سُبْحَانَ اللَّهِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت انسان کے لئے
سامانِ انسیت ہے ذخیرہ اندوز کے لئے بہترین ذخیرہ اور عازم
سفرِ آخرت کے لئے توشہ ہے۔“

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ اشْكُرْ لِقَائِهِ
وَذَاكَ وَعْدٌ بِلَا خُلْفٍ وَلَا خُطْلٍ
”اُس ذاتِ عالی کا احسان سمجھیں نے فرمایا: آدمی اُس کے
ساتھ ہوگا جس سے محبت کی قطعی وعدہ جس میں کوئی دغدغہ نہیں۔“
أُحِبُّهُ وَلِذَا أَرْجُوا شَفَاعَتَهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ مِنَ الْمَحْبُوبِ فِي أَمَلٍ
”مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کی شفاعت کا امیدوار ہوں مجب کو محبوب سے امید ہوتی ہے۔“
سَيِّئُ السَّلَامِ لَهَا الْأَسْنَانُ بِاسْمِهِ

فَأَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّ السَّيِّئِ لِلْقَبْلِ
”سین سلام کے دانت کھل رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سین
کے دانتوں کو ہمیشہ مسکاتا رکھے۔“

شُغِلَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ كَفَى
فَبَارَكَ اللَّهُ لِي فِي ذَلِكَ الشُّغْلِ
”آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا شغل کافی ہے
اللہ تعالیٰ میرے اس شغل میں برکت دے۔“

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى نَبِيِّكَ طَهُ سَيِّدِ الرُّسُلِ
”اے اللہ! ہمیشہ ہمیشہ صلوة و سلام نازل فرما، اپنے نبی طہ
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر۔“

یا وَدُودُ

عاشقانِ نبیؐ و خمارِ عجبانِ حبیبؐ و درکارِ عظیمؐ
کے لیے حدیثِ شریف کے لپائیس

دُرُود و سلام کا مقبول و طیف

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم



عصرِ حاضر کی اہم ضرورت

روٹھے ہوئے خستہ خراب حالوں کو

محبت کے اشارے

اور ناز والوں سے بیزاری و بے نیازی

☆ جو ☆

پانچ جمال اور ایک منزل پر مشتمل ہے

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم